قیدیوں کے لیے اِصلاحی اِسلامی مَدَنی نصاب

حصہ اوّل

فیضانِ اسلام کورس

قیدیوں کے لیے اِصلاحی اِسلامی مَدَنی نصاب

فیضانِ اِسلام کورس

حِصّہ اوّل

مُرتب: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

پیش کش: مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان
(فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)

ناشر مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

نام کتاب : فیضانِ اسلام کورس (حصّہ اوّل)

مُرتب : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

پیش کش : مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ، جولائی 2013ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تاریخ: ۱۸ ربیع الثانی، ۱۴۳۳ھ حوالہ: 181

الحمد للہ ربِّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے عقائد،کفریہ عبارات، اخلاقیات،فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے،البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل

12 - 03 - 2012

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان رجسٹرڈ

مرکزی دفتر 8۔راوی پارک، راوی روڈ لاہور
فون نمبر 042-37731047 فیکس نمبر 042-37731048
فون شعبہ امتحانات فون نمبر 042-37731045 فیکس نمبر 042-37731046

حوالہ نمبر T-H-e 6636/12
تاریخ 12-11-12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستانی جیلوں میں سزا یافتہ قیدیوں کے لئے ''اسلامی تربیتی و اصلاحی نصاب'' کے عنوانات کا میں نے سرسری مطالعہ کیا ہے۔ یہ ماشاءاللہ ''تربیت و اصلاح'' کے لئے ایک عمدہ نصاب ہے اور ایک مسلمان کے لئے جن ''ضروریاتِ دین'' (Essentials of Islam) کا جاننا ضروری ہے، یہ اس کے لئے کافی ہے۔

منیب الرحمٰن

04، اکتوبر 2012ء

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
صدر
تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

صوبائی دفاتر

صوبہ پنجاب
جامعہ اکبریہ فیض العلوم
اکبر آباد، کالی صوبہ تحصیل کاموںکی ضلع گوجرانوالہ
فون 056-2213073
موبائل 0301-8484871, 0321-8484871

صوبہ خیبر پختونخواں
جامعہ اسلامیہ حنفیہ
(حد بانڈی) داخلی چیرھ ڈاکخانہ چنہ بنہ مانسہرہ
فون 0997-550115
موبائل 0300-4592192, 0301-8121161

صوبہ سندھ
دار العلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵
فون 021-34948581,34127364
موبائل 0321-9219569

صوبہ بلوچستان
دار العلوم غوثیہ سلطانیہ
رندلی ڈھاڈر ضلع بولان، بلوچستان
فون 0832-415429
موبائل 0301-3725899

آزاد کشمیر
دار العلوم سیف الاسلام
نزد ونشار کیمپ، مظفر آباد، آزاد کشمیر
فون 05822-446513
موبائل 0300-5073578

www.tanzeemulmadaris.edu.pk
Email:tanzeemulmadarispk@yahoo.com

حوالہ نمبر T=7009-12　　　　تاریخ 24-10-12

№ 007540

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان رجسٹرڈ

سند الحاق

تصدیق کی جاتی ہے کہ

دار العلوم / جامعہ / مدرسہ فیضان قرآن فاؤنڈیشن مجلس جیل

فیضان مدینہ۔ نزد چونگی نمبر 7۔ محبوب ٹاؤن۔ ضلع اوکاڑہ

کا تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان سے درجہ ابتدائی میں الحاق ہو چکا ہے۔ اور اس دار العلوم / جامعہ / مدرسہ کا الحاق نمبر 7352 ہے۔

مہر تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

ناظم اعلیٰ
تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان
کوٹھی نمبر 8، راوی پارک، راوی روڈ، لاہور

Ph: 042-37731047　Fax: 042-37731048　Website: www.tanzeemulmadaris.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

’’اے رب مجھے علم زیادہ دے‘‘ کے ستّرہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ’’17 نیّتیں‘‘

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ’’اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخل کر دیتی ہے۔‘‘

(الجامع الصغیر، الحدیث: ۹۳۲۶، ص ۵۵۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دو مَدَنی پھول

① بِغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

② جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ حتَّی الامکان اِس کا باوُضُو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ’’اللہ‘‘ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ’’سرکار‘‘ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کیلئے آیت کریمہ ’’ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) ترجمۂ کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔‘‘ پر عمل کرتے ہوئے علما سے رجوع کروں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿14﴾ کتاب مکمّل پڑھنے کے لیے بہ نیّتِ حُصولِ علمِ دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿16﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری اُمّت کو ایصالِ ثواب کروں گا ﴿17﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (ناشِرین و مصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فی زمانہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت میں ضَروری دینی معلومات کا بے حد فُقدان ہے اکثر مسلمانوں کی توجہ صرف اورصرف دُنیوی تعلیم کی طرف ہے اوراسی کی ہرطرف پذیرائی ہے، ساری دولت وقُوّت اسی پرصَرف کی جارہی ہے آج دنیا جن لوگوں کوتعلیم یافتہ کہتی ہے ان کی اکثریت درست قرآن نہیں پڑھ سکتی، اِن پڑھے لکھوں سے وُضواور غُسل کا صحیح طریقہ یا نماز کے اَرکان پوچھ لیجئے شاید ہی کوئی بتا پائے، اِن سے جنازے کی دُعا سُنانے کی فرمائش کر دیکھئے شاید بغلیں جھانکنے لگیں! آخر علمِ دین حاصل کرنے کا ذہن کب بنے گا؟ جبکہ اَحادیث میں اس کی تاکید اور فضائل بیان ہوئے چنانچہ حدیث پاک میں ہے: "اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ طَلَبُ الْعِلْمِ." (فردوس الاخبار للدیلمی، الحدیث:١٤٢٩، ج١، ص٢٠٧) بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے۔ایک حدیث میں ہے: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ." (سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء، الحدیث: ٢٢٤، ج١، ص١٤٦) علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔سب میں اَوّلین واَہم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائد کا علم حاصِل کرے تاکہ اس کے عقائد درست ہوں اور وہ ان عقائد سے بچے جن کے انکار ومخالَفت سے آدمی کافِر یا گُمراہ ہوجاتا ہے۔اِس کے بعد مسائلِ نَماز یعنی اِسکے فرائض وشرائط ومُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کرسکے۔ پھر جب رَمَضان المبارَک کی تشریف آوری ہوتو روزوں کے مسائل سیکھے، نِصاب کا مالک ہوجائے تو زکوٰۃ کے مسائل اور صاحِبِ اِستِطاعت ہوتو مسائلِ حج سیکھے، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل سیکھے، تاجر خرید وفروخت کے مسائل، کاشتکار کھیتی باڑی کے مسائل اور ملازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے اِجارہ کے مسائل سیکھیں غرض ہر مسلمان عاقِل وبالغ مرد وعورت پر اُسکی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فرض ہے۔نیز فرائضِ قَلْبِیَّہ (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجزی واِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر

اہم فرائض سے ہے۔'' (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص ۶۲۳،۶۲۴)

علمِ دین کی ضَرورت اوراَہمیت سمجھنے کے لیے یہ چند سُطور کافی ہیں لہٰذا ہرایک کو چاہیے کہ علمِ دین کے لیے کوشاں رہے بالخصوص اپنی ضرورت کے مسائل سیکھنے میں تاخیر نہ کرے۔حُصولِ علمِ دین کے مختلف ذرائع میں ایک بہترین ذَرِیعہ کُتُب بینی ہے لہٰذا مُطالَعہ کی عادت بنایئے!اس سلسلے میں عقائداور نماز غیرہ سے متعلق ابتدائی ضروری معلومات کیلئے ''فیضانِ اِسلام کورس'' کاپڑھنا انتہائی مفید ہے۔اسے ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَعَدّد حصوں میں شائع کیا جائے گا۔حِصّہ اوّل آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں عقائد، نماز، تلاوت کی فضیلت اورآداب اورقرآن پاک پڑھنے پڑھانے کے فضائل وغیرہ کوآسان انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہٰذا توجہ سے اس کا مطالعہ فرمایئے!اس کتاب میں شامل عقائداور نماز سے متعلق اکثر مسائل بہارِشریعت (ازمولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی) اور ہمارا اسلام (ازمفتی خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الھادی) سے لیے گئے ہیں البتہ آسانی کے لیے سُوال جواب کا انداز اختیار کیا گیا ہے نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعات مثلاً رسائلِ عطاریہ، نماز کے اَحکام (ازامیرِ اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہُ العالی) وغیرہ سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے،ان کو بھی اپنے مُطالَعہ میں لایئے کہ جن فرض عُلُوم کا ذکر ہواان میں سے اکثر کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہوں گی۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے!آمین

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

جنت میں بھی علماء کی حاجت ہوگی

مَدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سَروَرِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان پرنور ہے: جَنَّتی جنت میں علماءِ کرام کے محتاج ہوں گے،اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کواللّٰہ تعالٰی کے دیدار سے مشرف ہوں گے اللّٰہ تعالٰی فرمائے گا: ''تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ'' یعنی مجھ سے مانگو جو چاہو، وہ جَنَّتی علماءِ کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: یہ مانگو، وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دنیا میں علماءِ کرام کے محتاج تھے، جَنَّت میں بھی انکے محتاج ہوں گے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، الحدیث:۸۸۰،ج۱،ص۲۳۰ و الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث:۲۲۳۵،ص۱۳۵)

فہرس (حصہ اوّل)

دوسرا باب

عقائد کا بیان

تیسرا باب

فیضان نماز

چوتھا باب

فضائلِ قرآن

آخری دس سورتیں

☆ چھ کلمے اور ان کے فضائل، ایمانِ مفصل، ایمان مجمل، دعائے قنوت،

☆ بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعا، نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کے جنازہ کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

دُرودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رحمت بنیاد ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور آگ سے بَری ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزِ قیامت بلند رتبہ والے

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: روزِ قیامت سب سے بلند رتبہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: (وہ بندے اور بندیاں) جو بہت زیادہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا یہ لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی افضل ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مجاہد کُفّار و مشرکین کو اپنی تلوار سے یہاں تک مارتا رہے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ مجاہد خون میں لَت پَت ہو جائے پھر بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے درجے میں اس مجاہد سے افضل ہی ہونگے۔ [2]

---

1 ......مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ... الخ، الحدیث: ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲

2 ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر، الحدیث: ۳۳۸۷، ج ۵، ص ۲۴۵ ماخوذاً

سب سے افضل ذکر

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کوفرماتے ہوئے سنا:''سب سے افضل ذکر'' لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ '' ہےاورسب سے افضل دعا''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' ہے۔''(1)

جنت میں داخلہ

ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سَرْوَر،دوجہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے:جس نے کہا:'' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' وہ جنت میں داخل ہوگا۔(2)

سبحٰن اللّٰہ! کتنے خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جوکلمہ طیبہ کاورد کرتے ہیں اور بے انتہا اجروثواب بلکہ جنت کے حق دار بن جاتے ہیں۔مزید آپ کی ترغیب وتحریص کے لیے کلمہ طیبہ کے کچھ فضائل پیش کیے جاتے ہیں چنانچہ

شفاعت پانے والا خوش نصیب

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کی:یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم!قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب لوگ کون ہوں گے؟ فرمایا: ''اے ابوہریرہ!میرا گمان تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمھاری حِرص کوجانتا ہوں،قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جوصِدْقِ دل سے '' لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ '' کہے گا۔''(3)

---

1 ......سنن ابن ماجه،كتاب الادب، باب فضل الحامدين،الحديث: ۳۸۰۰،ج ٤،ص ٢٤٧

2 ......سنن الترمذی،کتاب الايمان،باب ماجاء فيمن يموت...الخ،الحديث: ٢٦٤٧،ج ٤،ص ٢٩٠

3 ......صحيح البخاری،کتاب العلم، باب الحرص على الحديث،الحديث:۹۹،ج ۱،ص ۵۳

تجدیدِ ایمان

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبلغین رحمۃٌ لِّلعالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرلیا کرو عرض کیا گیا: یارسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہٖ والہٖ وسلَّم! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ فرمایا: کثرت سے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" پڑھا کرو۔[1]

جنت کی کنجی

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی گواہی دینا جنت کی کنجی ہے۔[2]

سو مرتبہ کلمہ پڑھنے کا ثواب

حضرت سیِّدُنا ابوالدرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نَبیِ مکرم، رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھے گا جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور اس بندے سے افضل کسی کا عمل نہیں اٹھایا جائے گا سوائے اس کے جو اس کی مثل یا اس سے زیادہ پڑھے۔[3]

آگ پر حرام

حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دو جہاں کے تاجْوَر، محبوبِ ربِّ داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک ایسا کَلِمہ جانتا ہوں جو اسے دل کی گہرائی سے کہے پھر اس پر مرجائے وہ آگ پر حرام ہے وہ کَلِمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے۔''[4]

---

1 ...... المسند للامام احمد، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۷۱۸، ج۳، ص ۲۸۱

2 ...... المسند للامام احمد، مسند الانصار، الحدیث: ۲۲۱۶۳، ج۸، ص ۲۵۷

3 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب فیمن ھلل مئۃ او اکثر، الحدیث: ۱۶۸۳۰، ج۱۰، ص ۹۶

4 ...... المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، باب من قال: لا الہ الا اللّٰہ... الخ، الحدیث: ۲۵۰، ج۱، ص ۲۵۱

پیارے بھائیو! کلمہ طیبہ پڑھنے کے کچھ فضائل آپ نے مُلاحَظَہ فرمائے ، نیّت کر لیجئے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ تعداد مقرر کر کے اس کا وِرد کیا کریں گے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اب باقی پانچ کلموں کے جدا جدا کچھ فضائل پیش کیے جاتے ہیں اور آخر میں ان چھ کلموں کا متن پیش کیا جائے گا۔

تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس کے ننانوے دفاتر (رجسٹر) گناہوں سے بھرے ہوں گے اور ان کی لمبائی حدِ نظر تک ہوگی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے محافظ فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں مولا، پھر رب ارشاد فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میرے پاس کوئی عذر بھی نہیں، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: کیوں نہیں!! تیری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے، اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا اس وقت ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں '' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' لکھا ہوگا (جسے اس نے خُلوصِ دل کے ساتھ پڑھا ہوگا) اس پرچہ کو میزان میں رکھا جائے گا، وہ عرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ننانوے دفتر، جو گناہوں سے پُر ہیں ان کے مقابلے میں اس ایک پرچے کی بھلا کیا حقیقت ہے!! اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: بے شک تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا پھر وہ پرچہ ایک پلڑے میں اور ننانوے دفتر دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ تو یہ (پرچے والا) پلڑا بھاری ہو جائے گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام مبارک کے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی، وہ سب سے بھاری ہے''۔[1]

جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

امیر المومنین حضرت سیّدنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کامل وُضو کرے پھر یہ پڑھے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

---

1 ......سنن الترمذی ، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت...الخ، الحدیث: ۲٦٤۸، ج٤، ص ۲۹۰

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ تو اس پڑھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔[(1)]

پیارے بھائیو! ہر دفعہ وُضو کے بعد ان کلمات کو پڑھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَنَّت کے دروازے کُھل جائیں گے۔

مغفرت کا مژدہ

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو شخص زمین پر سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کہتا ہے تو اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔[(2)]

ہر چیز سے محبوب

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَر کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طُلوع ہوتا ہے۔[(3)]

سب سے افضل کلام

ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سَروَرِ دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص۱۴۴

2 ......المستدرك للحاکم، کتاب الدعاء...الخ، باب افضل الذکر...الخ، الحدیث: ۱۸۹۶، ج۲، ص۱۷۹ بالتقدم و التاخر

3 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل التھلیل...الخ، الحدیث: ۲۶۹۵، ص۱۴۴۶

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سب سے افضل کلام یہ ہے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر''۔[1]

گناہوں کی بخشش

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ٹہنی کو پکڑا اور اسے جھاڑا تو پتے جھڑنے لگے پھر حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر'' کہنا گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح دَرَخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے''۔[2]

اُحد پہاڑ کے برابر اجر

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی اِستطاعت نہیں رکھتا؟'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی اِستطاعت کون رکھ سکتا ہے! آپ نے فرمایا: ''تم سب اس کی اِستطاعت رکھتے ہو'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کیسے؟ فرمایا: ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا اُحد پہاڑ سے زیادہ عظمت والا ہے''۔[3]

جنت کی کیاریوں میں سبزہ

حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سرور دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم جَنَّت کی کیاریوں میں سے گزرو تو (ان سے) کچھ چُن لیا کرو، میں نے عرض کیا:

---

1 ......المسند للامام احمد، مسند المدنيين، الحديث: ١٦٤١٢، ج٥، ص٥٢٥

2 ......المسند للامام احمد، مسند انس بن مالك...الخ، الحديث: ١٢٥٣٦، ج٤، ص٣٠٤

3 ......المعجم الكبير للطبرانى، الحديث: ٣٩٨، ج١٨، ص١٧٤

جَنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: مساجد۔ میں نے عرض کی: اور سبزہ کیا ہے؟ فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر۔[1]

جَنَّت کا خزانہ

حضرت سیِّدُ نا ابوالدَّرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا کرو کیونکہ یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح دَرَخْت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں''۔[2]

کوئی گناہ باقی نہ رہے

حضرت سیِّدُ نا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر کہا تو اس کلمہ سے کوئی عمل آگے نہیں بڑھ سکے گا اور اس کے ساتھ کوئی گناہ باقی نہ رہے گا۔''[3]

بہترین کلمہ

حضرتِ سیِّدُ نا عَمْرو بن شعیب رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہترین دعا یومِ عَرَفہ کی دعا ہے، سب سے بہترین کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے انبیاء نے کہا وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر'' ہے۔[4]

---

1. ...... سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ٨٧، الحدیث: ٣٥٢٠، ج٥، ص٣٠٤
2. ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات...الخ، الحدیث: ١٦٨٥٥، ج١٠، ص١٠٤
3. ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ، الحدیث: ١٦٨٢٤، ج١٠، ص٩٤
4. ...... سنن الترمذی، احادیث شتی، باب فی دعاء یوم عرفۃ، الحدیث، ٣٥٩٦، ج٥، ص٣٣٩

غلام آزاد کرنے کا ثواب

سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے درہم یا دودھ صدقہ کیا یا اندھے کو راستہ بتایا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور جس نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر کہا تو یہ بھی ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔[1]

شیطان سے بچنے کا عمل

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے یہ کلمات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر دن میں سو بار کہے تو اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور یہ کلمات اس دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کریں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو۔[2]

جنتِ نعیم میں داخل کرنے والے کلمات

حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر کہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے جنتِ نعیم میں داخل فرمائے گا۔[3]

---

1 ……المسند للامام احمد، مسند الكوفيين، الحديث: ١٨٥٤١، ج٦، ص٤٠٨

2 ……صحيح البخارى، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الحديث: ٣٢٩٣، ج٢، ص٤٠٢

3 ……الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء، باب: الترغيب فى قول لا اله الا الله وحدهٗ لاشريك له، الحديث: ٢٣٧٨، ج٢، ص٢٦٣

دل کی جِلا

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ و اِسْتِغْفار کرے اور اس گناہ سے باز آجائے تو اس کا دل چمکا دیا جاتا ہے۔ اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس کی سیاہی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کا رب تعالٰی نے ذکر فرمایا ہے کہ ان کے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا۔''(1)

گناہوں کی بخشش

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تیری خطائیں بخش دوں گا، مجھے کچھ پرواہ نہیں، اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس گناہوں سے زمین بھر کر بھی لے آئے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تیرے زمین بھر گناہوں کو بھی بخش دوں گا۔(2)

شیطان کی ناکامی

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب اِبلیس نے کہا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اُس وقت تک بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں رہیں گی'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا۔''(3)

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة (ویل للمطففین)، الحدیث: ٣٣٤٥، ج٥، ص ٢٢٠

2 ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التوبة... إلخ، الحدیث: ٣٥٥١، ج٥، ص ٣١٨

3 ......المسند للامام احمد، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ١١٢٣٧، ج٤، ص ٥٨

پریشانیوں سے نجات

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما سے روایت ہے کہ نبیوں کے تاجْوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے اِسْتِغْفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔''(1)

خوش کرنے والا نامہ اعمال

حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن العَوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کرے تو اسے چاہیے کہ اس میں اِسْتِغْفار کا اضافہ کرے۔''(2)

خوشخبری

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن بُسْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''خوشخبری ہے اس کے لیے جو اپنے نامۂ اعمال میں اِسْتِغْفار کو کثرت سے پائے۔''(3)

توبہ کی فضیلت

حضرت سیدنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان رحمت نشان ہے: اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث: ۴۲۵۰، ج۴، ص۴۹۱)

1 ......سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، الحدیث: ۳۸۱۹، ج۴، ص۲۵۷
2 ......مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، الحدیث: ۱۷۵۷۹، ج۱۰، ص۳۴۷
3 ......سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، الحدیث: ۳۸۱۸، ج۴، ص۲۵۷

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہر گز کبھی موت نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ اِستِغفَار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْۤ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ لَاۤ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، (اے اللہ!) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کُفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ وَ الْكِذْبِ وَ الْغِیْبَةِ وَ الْبِدْعَةِ وَ النَّمِیْمَةِ وَ الْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کُفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ ۢ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ ۢ بِالْقَلْب

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صِفَتوں کیساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے، زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

ایمانِ مُفَصَّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْت

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اسکی اچھی اور بری تقدیر پر جو اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

دُعائے قُنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّىْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور اور الگ کرتے اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور

تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۂ اِخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللّٰہ ہے وہ ایک ہے اللّٰہ بے نیاز ہے نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی۔

تَشَھُّد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللّٰہ ہی کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللّٰہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللّٰہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

دُرُودِ ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللّٰہ! درود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے درود بھیجا (سیِّدُنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر بیشک تو سَراہا ہوا بُزرگ ہے۔ اے اللّٰہ برکت نازِل کر ہمارے سردار پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے بَرَکت نازِل کی (سیِّدُنا) ابراہیم اور انکی آل پر بیشک تو سَراہا ہوا بُزرگ ہے۔

دُعائے ماثُورہ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللّٰہ! اے رب ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

بالغ مرد وعورت کے جنازہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثٰنَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَان .

ترجمہ: الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا .

ترجمہ: الٰہی ! اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور اسکو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا بنادے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہوجائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً .

ترجمہ: الٰہی ! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالی بنادے اور اسکو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنادے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالی بنادے اور وہ جسکی سفارش منظور ہوجائے۔

دوسرا باب
عقائد کا بیان
☆ اللہ عَزَّوَجَلَّ
☆ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام
☆ آسمانی کتابوں
☆ فرشتوں اور
☆ عالم برزخ کے بارے میں عقائد

عقائد کا بیان

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں عقائد[1]

سوال: ہمیں کس نے پیدا کیا ہے؟

جواب: ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا ہے۔

سوال: زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے اور جتنی چیزیں ہیں ان سب کو کس نے پیدا کیا؟

جواب: زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے اور جتنی چیزیں ہیں ان سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا فرمایا ہے۔

سوال: ہم کس کی عبادت کرتے ہیں؟

جواب: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں۔

سوال: کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی عبادت کے لائق ہے؟

جواب: نہیں! اللہ کے سوا ہرگز کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

سوال: توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید کے معنی ہیں: دل سے یہ ماننا اور زبان سے اقرار کرنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، کسی بات میں نہ کوئی اس کا شریک ہے نہ برابر۔

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کب سے ہے اور کب تک رہے گا؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اسی طرح اس کی صِفات بھی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بعض صِفات مختصراً بیان کیجئے۔

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ اس کی بی بی، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ اس کا کوئی ہمسر و برابر ہے۔

---

[1] ......عقائد کا بیان، صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی شہرۂ آفاق کتاب ''بہارِ شریعت'' مطبوعہ مکتبۃ المدینہ اور مفتی خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی کتاب ''ہمارا اسلام'' سے لیا گیا ہے البتہ آسانی کیلئے سوال جواب کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات تمام خوبیوں اور کمالات والی ہے، وہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔
- وہ بے نیاز ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔
- وہ حَیّ وقیّوم ہے یعنی اپنے آپ زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ قدیر (قدرت والا) ہے ہر شے پر قادر ہے جو چاہے کرے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ سمیع (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) ہے، ہر پَست سے پَست آواز کو سنتا اور ہر باریک سے باریک چیز کو (جو خُورد بین سے بھی محسوس نہ ہو) دیکھتا ہے وہ ہر موجود کو دیکھنے اور سننے والا ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ علیم (علم والا) ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں اسے ہر چیز کی خبر ہے جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا یا آیندہ ہونے والا ہے سب کو اَزل میں جانتا تھا اب جانتا ہے اور اَبد تک جانے گا، ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مقرب بندوں اور اپنی مخلوق میں جس سے چاہے کلام فرماتا ہے، تمام آسمانی کتابیں اور قرآن کریم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پاک کلام ہیں۔

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کتنے نام ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت سے نام ہیں حدیث میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ننانوے نام جس نے یاد کرلیے وہ جنتی ہے۔[1]

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کن ناموں سے پکارنا چاہیے؟

جواب: قرآن وحدیث میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جو نام آئے ہیں انہی ناموں سے پکارنا چاہیے جیسے یارحمٰن یارحیم وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا نام مقرر کرنا جو قرآن وحدیث میں نہ آیا ہو جائز نہیں جیسے کہ خدا کو سخی یا رفیق کہنا۔[2]

---

1. ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فی اسماء اللّٰہ تعالٰی... الخ، الحدیث: ٢٦٧٧، ص١٤٣٩
2. ......فتاوی رضویہ، ج٢٧، ص١٦٥ ومراۃ المناجیح، ج١، ص٢٢١ ماخوذاً

اَنبیاء علیھم السلام

سوال: نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جن پاک بندوں کو اپنے اَحکام پہنچانے کے لیے بھیجا اور ان پر وحی آئی انہیں نبی کہتے ہیں۔

سوال: وحی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ کلامِ الٰہی جو پیغمبروں پر مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لیے نازل ہوا۔

سوال: رَسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام میں سے جو نئی شَرِیْعَت لائے اسے رَسول کہتے ہیں۔

سوال: اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام میں سب سے پہلے اور سب سے آخر میں کون تشریف لائے؟

جواب: سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلام اور سب سے آخر میں سیِّدُ الْانبیاء حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے۔

سوال: نبیوں سے گناہ ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص اور مَعْصُوم بندے ہوتے ہیں بڑی عزت و وجاہت والے، ان کی حفاظت اور تربیت اللہ تعالٰی خود فرماتا ہے اور وہ تمام صغیرہ کبیرہ (چھوٹے بڑے) گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

سوال: کیا جن اور فرشتوں میں بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں! نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور ان میں بھی یہ مرتبہ صرف مرد کے لیے ہے، کوئی عورت نبی نہیں ہوسکتی البتہ فرشتوں میں رسول ہیں۔

سوال: انبیاء کتنے ہوئے جن پر ہم ایمان لائیں؟

جواب: نبیوں کی کوئی تعداد مقرر کر لینا جائز نہیں ہمیں یہ اِعْتِقاد رکھنا چاہیے کہ خدا کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

سوال: جو کسی نبی کی عزت نہ کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کی تعظیم ہر مسلمان پر فرض ہے جو کسی بھی نبی کی ادنٰی سی توہین کرے یا جھٹلائے وہ کافر ہے۔

سوال: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خاتَمُ النَّبِیّٖن یا خَتْمُ الْمُرْسلِین کے معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلسلۂ نبوت ختم فرما دیا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس پر نبوت کا خاتمہ ہوگیا۔

سوال: کیا سب نبی مرتبے میں برابر ہیں؟

جواب: نہیں! نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اسی لیے آپ کو سَیِّدُ الانبیاء کہتے ہیں۔

سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیل اللّٰہ کا ہے پھر حضرت سَیِّدُنا موسٰی کلیم اللّٰہ، پھر حضرت سَیِّدُنا عیسٰی روح اللّٰہ اور پھر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ہے ان حضرات کو مرسلین اُولُوالْعزم کہتے ہیں یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا و مرسلین، اِنْس و ملک و جِنّ اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

سوال: آسمانی کتابیں کسے کہتے ہے؟

جواب: وہ صحیفے اور کتابیں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اپنے نبیوں پر اتاریں انہیں آسمانی کتابیں کہتے ہیں۔

سوال: صَحِیْفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مخلوق کی ہدایت کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُتاری ہوئی چھوٹی چھوٹی کتابیں یا ورق جو قرآن پاک سے پہلے اتارے گئے انہیں صحیفے کہتے ہیں۔

سوال: صحیفوں کی کل تعداد کیا ہے؟

جواب: صحیح تعداد تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے بتائے سے اس کے رسول ہی کو معلوم ہے البتہ ان کی تعداد سو بھی بتائی جاتی ہے جن میں سے کچھ حضرت سیِّدُ نا آدم عَلَیْہِ السَّلام پر، کچھ آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُ نا شِیْث، کچھ حضرت سیِّدُ نا ابراہیم، کچھ حضرت سیِّدُ نا اِدریس اور کچھ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر بھی اتارے گئے لیکن یہ عقیدہ رکھے کہ تمام صحیفوں اور کتابوں پر ہمارا ایمان ہے۔

سوال: چار مشہور آسمانی کتابیں کون سی ہیں اور یہ کن پر نازل ہوئیں؟

جواب: مشہور آسمانی کتابیں یہ ہیں: تَوْرَیت، زبور، اِنْجیل اور قرآنِ مجید اور یہ ان انبیاء کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر نازل ہوئیں:

﴿1﴾ **توریت:** حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر

﴿2﴾ **زبور:** حضرت سیِّدُ نا داود عَلَیْہِ السَّلام پر

﴿3﴾ **انجیل:** حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر

﴿4﴾ **قرآنِ مجید:** حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

سوال: یہ چاروں کتابیں کس زبان میں نازل ہوئیں؟

جواب:

توریت: عِبْرانی زبان میں　　**زبور:** عِبْرانی زبان میں

انجیل: سُرْیانی زبان میں　　**قرآنِ مجید:** عَرَبی زبان میں

سوال: ان کتابوں میں سب سے افضل کتاب کون سی ہے؟

جواب: ان کتابوں میں قرآن کریم سب سے افضل کتاب ہے۔

سوال: یہ سب کلامُ اللّٰہ ہیں تو قرآن پاک کے افضل ہونے کے کیا معنی ہوئے؟

جواب: بے شک کلام اللّٰہ ہونے کی حیثیت سے تمام کتابیں برابر ہیں لیکن فَصاحَت وبلاغت اور جامِعیت کی حیثیت سے قرآن پاک سب سے افضل واکمل ہے اور یوں بھی کہ اس کی تلاوت میں ہمارے لیے ثواب زیادہ ہے۔

سوال: کیا سابِقہ آسمانی کتابوں پر ہم عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: سابِقہ آسمانی کتابوں پر ہم عمل نہیں کر سکتے کیونکہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمت کے سپرد کی تھی ان سے اس کی حفاظت نہ ہوسکی اور ان کے شریروں نے اپنی خواہش کے مطابق اس میں گھٹا بڑھا دیا تو جیسی نازل ہوئی تھیں ویسی ملتی ہی نہیں، دوسری بات یہ ہے کہ قرآن پاک نے سابِقہ کتابوں کے بہت سے اَحکام مَنْسوخ کر دیئے لہٰذا ہم اگر یہ فرض بھی کرلیں کہ صحیح توریت اور انجیل اس وقت بھی موجود ہیں تو بھی ان کتابوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی قرآن کریم میں وہ سب کچھ ہے جس کی حاجت بنی آدم کو ہوتی ہے۔

سوال: تو کیا اس امت کے لوگ قرآن پاک میں تبدیلی نہیں کر سکتے؟

جواب: اگلی کتابوں کی حفاظت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمت کے سپرد کی تھی ان سے حفاظت نہ ہوسکی لیکن قرآن پاک کی حفاظت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمے رکھی لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی ناممکن ہے اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے۔

سوال: منسوخ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بعض اَحکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں مگر اسے ظاہر نہیں کیا جاتا جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہو جاتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقۃً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا، پہلے حکم کو منسوخ اور دوسرے کو ناسِخ کہتے ہیں۔

سوال: جس ترتیب پر آج قرآن موجود ہے کیا ایسا ہی نازل ہوا تھا؟

جواب: نزولِ وحی کے وقت یہ ترتیب نہ تھی جو آج ہے۔ قرآنِ مجید تئیس برس کی مدت میں تھوڑا تھوڑا حسبِ حاجت

نازل ہوا، جس حکم کی حاجت ہوتی اسی کے مطابق سورت یا کوئی آیت نازل ہو جاتی، اس طرح قرآنِ عظیم تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا۔

سوال: قرآن پاک کی موجودہ ترتیب کس طرح عمل میں آئی ؟

جواب: جب بھی قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت نازل ہوتی تو حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرما دیتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں، فلاں آیت کے بعد یا فلاں آیت سے پہلے رکھی جائیں۔ اس طرح قرآنِ عظیم کی سورتیں اپنی اپنی آیتوں کے ساتھ جمع ہو جاتیں اور خود حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ترتیب سے اسے نمازوں وغیرہ میں تلاوت فرماتے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن کر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم یاد کر لیتے۔

سوال: مکی اور مَدَنی سورتوں کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ہجرت سے قَبْل نازل ہونے والی سورتوں کو مکی اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مَدَنی کہتے ہیں چاہے ان کا نزول کہیں بھی ہوا ہو۔

سوال: کیا قرآن پاک میں تمام چیزوں کا بیان ہے؟

جواب: جی ہاں! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ ۱۴، النحل: ۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایمان دار، عبادت گزار اور مُکَرَّم (عزت والے) بندے ہیں ان کے جسم نورانی ہیں یعنی نور سے پیدا کیے گئے، یہ نظر نہیں آتے، ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔ فرشتوں کو ملائکہ بھی کہتے ہیں۔

سوال: کیا فرشتوں سے گناہ ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں! فرشتے مَعْصُوم ہوتے ہیں ان سے گناہ نہیں ہوسکتا۔

سوال: فرشتوں کو معصوم کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں گناہ اور برائی کرنے کی قوت ہی نہیں رکھی، ان سے خدا کی نافرمانی ممکن ہی نہیں۔

سوال: فرشتے کیا کھاتے پیتے ہیں؟

جواب: فرشتے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت وبندگی ہی ان کی غذا ہے ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: فرشتے بے شمار ہیں ان کی تعداد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے اور اس کے بتائے سے اس کا رسول، فرشتوں کی پیدائش روزانہ جاری ہے۔

سوال: تمام فرشتوں میں افضل اور مقرب کون ہیں؟

جواب: تمام فرشتوں میں افضل اور مقرب یہ چار فرشتے ہیں ﴿1﴾ حضرت سیِّدُ نا جبرائیل ﴿2﴾ حضرت سیِّدُ نا میکائیل ﴿3﴾ حضرت سیِّدُ نا اِسرافیل ﴿4﴾ حضرت سیِّدُ نا عزرائیل عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَ التَّسۡلِیۡم ۔

سوال: ان کے ذِمّے کیا کام ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُ نا جبرائیل عَلَیۡهِ السَّلام کے ذمے پیغمبروں کی خدمت میں وحی لانا۔

حضرت سیِّدُ نا میکائیل عَلَیۡهِ السَّلام کے ذمے پانی برسانا اور مخلوقِ خدا کو روزی پہنچانا۔

حضرت سیِّدُ نا اسرافیل عَلَیۡهِ السَّلام قیامت کو صُور پھونکیں گے اور

حضرت سیِّدُ نا عزرائیل عَلَیۡهِ السَّلام کو روح قبض کرنے یعنی لوگوں کی جان نکالنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے، بے شمار فرشتے

ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔

سوال: ان چاروں مُقرّب فرشتوں کے بعد کن کا مرتبہ ہے؟

جواب: ان چاروں کے بعد حاملانِ عرش کا مرتبہ ہے پھر عرشِ معلیٰ کے طواف کرنے والوں کا، پھر ملائکۂ کرسی کا، ان کے بعد ساتوں آسمانوں کے ملائکہ کا درجہ بدرجہ مرتبہ ہے ان کے بعد وہ فرشتے ہیں جو اَبْر و ہوا پر مامور ہیں بادَل چلاتے اور پانی لاتے ہیں پھر ان فرشتوں کا مرتبہ ہے جو پہاڑوں اور دریاؤں پر مقرر ہیں اور ان کے بعد اَور دوسرے فرشتے ہیں۔

سوال: اَور فرشتے کن کاموں پر مامور ہیں؟

جواب: مختلف خدمتیں ان کے سپرد ہیں بعض کے ذمے انسان کے نامۂ اَعمال لکھنا، کسی کے متعلق ذاکرین (ذکر کرنے والوں) کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا، کسی کے ذمے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تَصَرُّف کرنا، کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، بُہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مسلمانوں کا صلوٰۃ وسلام پہنچانا بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، بعضوں کے ذمے عذاب کرنا اور اِن کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

سوال: نامۂ اَعمال لکھنے والے فرشتوں کا کیا نام ہے؟

جواب: انہیں کِراماً کاتبین کہتے ہیں، نیکی اور بدی لکھنے والے علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں دن کے اور ہیں رات کے اور۔

سوال: قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں کے بارے میں بتائیے!

جواب: یہ دو ہیں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں ان کی شکلیں بڑی ہیبت ناک ہوتی ہیں۔

سوال: کیا فرشتے کسی کو نظر بھی آتے ہیں؟

جواب: عام طور پر نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں جیسے انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام انہیں دیکھتے اور ان سے کلام کرتے ہیں۔ ہاں موت کے وقت مسلمان رحمت کے اور کافر عذاب کے فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔

سوال: جو فرشتوں کو نہ مانے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کُفْر ہیں اور ایسا عَقِیْدہ رکھنے والا کافر۔ اسی طرح جو کسی فرشتے کو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

برزخ

سوال: بَرْزَخ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس طرح دنیا ایک عالَم ہے اسی طرح دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالَم ہے جسے برزح کہتے ہیں۔

سوال: موت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ایک مُقرَّرہ وَقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے جب وقت پورا ہو جاتا ہے تو مَلَکُ الْموت (موت کا فرشتہ) حضرت سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام اس کی روح قبض کرنے کے لیے تشریف لاتے ہیں روح کے جسم سے جدا ہو جانے کا نام موت ہے۔

سوال: مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟

جواب: مرنے کے بعد روحیں مختلف مقام میں رہتی ہیں مسلمانوں کی جدا اور کافروں کی جدا۔

سوال: مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہیں، بعض کی قبر پر، بعض کی چاہ زمزم شریف میں، بعض کی آسمان وزمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ عِلِّیِّین میں رہتی ہیں۔

سوال: اعلیٰ عِلِّیِّین کیا ہے؟

جواب: جنت کے نہایت ہی بلند و بالا مکانات۔

سوال: کافروں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

جواب: کافروں کی خبیث روحیں بعض کی اُن کے مَرگھٹ (ہندوؤں کے مردے جلانے کی جگہ)، یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہُوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے سِجِّیْن میں۔

سوال: سِجِّیْن کیا ہے؟

جواب: جہنم کی ایک وادی ہے۔

سوال: تو کیا یہ خیال غلط ہے کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے آدمی یا جانور کے بدن میں چلی جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں یہ خیال بالکل غلط ہے اس کو تَنَاسُخ یا آواگون کہتے ہیں اس کا ماننا کُفر ہے۔

سوال: کیا مرنے کے بعد اب روح کا جسم سے کوئی تعلق باقی رہتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسانی کے ساتھ باقی رہتا ہے اور بدن پر جو کچھ گزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ اور متأثر ہوگی۔

سوال: کیا مرکر آدمی بالکل نَیْسْت و نابُود نہیں ہوجاتا؟

جواب: نہیں! بلکہ اس کی عقل سلامت رہتی ہے اور اس پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہوجاتی ہے، وہ دیکھتا ہے، سنتا ہے بلکہ کلام بھی کرتا ہے اور اس کے کلام کو عام انسانوں اور جنوں کے سوا تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔[1]

سوال: مردے کو جب قبر میں رکھتے ہیں تو اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے؟

جواب: جب مردے کو قبر میں دفن کرتے ہیں، اُس وقت اُس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچّے کو زور سے چِپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اُس کو اِس زور سے دباتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہوجاتی ہیں۔

سوال: کیا مردے سے قبر میں سوال جواب بھی ہوتے ہیں؟

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الجنازة، الحدیث: ۱۳۸۰، ج۱، ص۴۶۵

جواب: جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں تب مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، [1] اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ، دیگ برابر بڑی بڑی سیاہ اور نیلی شعلہ زَن آنکھیں، خوفناک بال سر سے پاؤں تک اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے، مردے کو جھنجھوڑ کر اور جھڑک کر اُٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔

سوال: قبر میں آنے والے ان فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُن میں ایک کو مُنکَر، دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔

سوال: وہ مردے سے کیا سوال کرتے ہیں؟

جواب: منکر نکیر مردے سے تین سوال کرتے ہیں پہلا: تیرا ربّ کون ہے؟ دوسرا: تیرا دین کیا ہے؟ پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ دکھا کر تیسرا سوال آپ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ تو ان کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

سوال: مردہ ان سوالات کے کیا جواب دیتا ہے؟

جواب: وہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا: میرا ربّ اللہ ہے، دوسرے کا جواب دے گا: میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب دے گا: یہ تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگر مردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا: افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔

سوال: سوالات کے بعد اب کافر اور مسلمان مردے کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

جواب: مسلمان کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنتی بچھونا بچھایا جاتا اور اسے جنتی لباس پہنایا جاتا ہے، جنت کی کھڑکی اس کی قبر میں کھول دی جاتی ہے جس سے جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے اس کے نیک اعمال اچھی اور پسندیدہ صورت میں آکر اسے اُنسیت پہنچاتے ہیں۔

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، الحدیث: ۱۳۷۴، ج۱، ص۴٦۳

کافر و منافق مردے کے لیے آگ کا بچھونا بچھایا جاتا اور اسے آگ کا لباس پہنایا جاتا ہے، اس کی قبر میں جہنم کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اس پر عذاب کے فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں اور سانپ، بچھو وغیرہ اس پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں نیز اس کے اعمال اپنی مناسب شکل پر مُتَشَکِّل ہو کر کُتّا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔

سوال: مردے کو دفن نہ کیا جائے تو اس سے سوالات کہاں ہوں گے؟

جواب: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال اور ثواب وعذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔ قبر اس گڑھے کا نام نہیں ہے بلکہ وہ عالم برزخ ہے۔

سوال: قبر میں جسم گل جائے گا تو عذاب وثواب کس پر ہوگا؟

جواب: جسم اگرچہ گل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے مگر اُس کے اَجزائے اَصلِیَّہ قیامت تک باقی رہیں گے انہیں پر عذاب وثواب ہوگا اور اُنھیں پر روزِ قیامت دوبارہ ترکیبِ جسم فرمائی جائے گی۔

سوال: کیا قبر میں سب کے جسم گل جاتے ہیں یا کسی کا جسم محفوظ رہتا ہے؟

جواب: انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلام، اولیائے کرام، علمائے دین، شُہَدا، حُفّاظ جو قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کی اور وہ جو اپنے اوقات درود شریف میں مشغول رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔

سوال: حشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: قیامت قائم ہونے کے بعد جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو دوبارہ زندہ فرمائے گا تو مردے قبروں سے اٹھیں گے سب کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا اس کا نام حشر ہے۔

سوال: حشر صرف روح کا ہوگا یا روح وجسم دونوں کا؟

جواب: حشر رُوح وجسم دونوں کا ہے، جو یہ کہے کہ صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ قِیامت کا منکر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے۔

سوال: قبروں میں تو جسم گل سڑ کر مٹی ہو چکے ہوں گے دوبارہ یہ کیسے اٹھیں گے؟

جواب: انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلام، شُہَدَا، اولیا اور دیگر مقربین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے جسم سلامت رہتے ہیں مٹی انکے جسموں کو نہیں کھاتی، ان کے علاوہ کا جسم اگرچہ گل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے مگر اُس کے اَجزائے اصلیہ باقی رہیں گے، وہ ریڑھ کی ہڈی میں ایسے باریک اجزا ہیں جو نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں نہ آگ اُنھیں جلا سکتی ہے، نہ زمین اُنھیں گلا سکتی ہے، وہی تُخْمِ جسم ہیں ان کو " عَجْبُ الذَّنب " کہتے ہیں، انھیں پر روزِ قیامت دوبارہ ترکیبِ جسم فرمائی جائے گی۔

سوال: میدان حشر میں لوگ کس طرح پہنچیں گے؟

جواب: قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، نَاخَتْنَہ شُدہ اٹھیں گے۔کوئی پیدل، کوئی سوار، ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار اور کسی پر دس سوار ہو کر میدانِ حشر کو چلیں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا، کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی۔

سوال: یہ میدان حشر کہاں قائم ہوگا؟

جواب: یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔[1] زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے اور اُس دن زمین تانبے کی ہوگی۔

سوال: میدان حشر میں لوگوں کی حالت کیا ہوگی؟

جواب: میدانِ حشر میں لوگوں کو طرح طرح کی مصیبتوں کا سامنا ہوگا، آفتاب ایک میل فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا تپش وگرمی کا کیا پوچھنا بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے

---

1 ......المسند للامام احمد ،الحدیث: ۲۰۰۴۲، ج۷،ص ۲۳۲

گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر لگام کی طرح جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں......! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا۔

سوال: کیا ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے لیے یہ قیامت کا دن بہت مختصر ہوجائے گا؟

جواب: یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے، پچاس ہزار برس کا ہوگا اور اس کے مصائب بے شمار ہوں گے، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے جو خاص بندے ہیں ان کے لیے اتنا ہلکا کردیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صَرف ہوا جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صَرف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم، یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہوجائے گا۔

سوال: اعمال نامہ کیا ہے؟

جواب: اعمال نامہ اس صحیفہ کو کہتے ہیں جس میں فرشتے بندے کے اچھے اور برے کام لکھ لیتے ہیں قیامت کے دن ہر شخص کو اُس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا نیکوں کے داہنے ہاتھ میں، بدوں کے بائیں ہاتھ میں اور کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا بایاں ہاتھ اس سے پسِ پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

سوال: میزان کیا ہے اس پر اعمال کا وزن کیسے کیا جائے گا؟

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں۔روزِ قیامت میزان رکھی جائے گی اور لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔اس میں دو پلے ہوں گے جن کی وُسْعَت مشرق و مغرب کی وُسْعَت کی طرح ہوگی، ایک میں نیکیاں اور دوسرے میں بدیاں رکھی جائیں گی جن کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ کامیاب ہیں اور جن کا وزن ہلکا رہا وہ خسارے میں رہیں گے۔

سوال: حساب کتاب سے کیا مراد ہے؟

جواب: روزِ قیامت لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں پُرسِش ہوگی۔حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ہر مومن و کافر کو روزِ قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللّٰہ تعالیٰ بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کردی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہوچکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔(کافر نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی۔)[1]

سوال: حوضِ کوثر کیا ہے؟

جواب: یہ حوض ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کو مرحمت ہوا ہے،اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے،اس میں جنّت سے دو پَرنالے ہروقت گرتے ہیں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا،اس کے کناروں پر موتی کے قُبے ہیں اس کی مٹی نہایت خوشبودار مُشک کی ہے،اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید،شہد سے زیادہ میٹھا اور مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔اس پر برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں،جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم اس سے اپنی امّت کو سیراب فرمائیں گے۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی نصیب فرمائے،آمین بجاہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

سوال: لِواءُالْحَمد کیا ہے؟

جواب: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لِواءُالْحَمد کہتے ہیں،تمام مومنین حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے آخر تک سب اُسی کے نیچے ہوں گے۔

سوال: صراط کیا ہے؟

جواب: یہ ایک پُل ہے جو جہنم کی پُشت پر نصب کیا جائے گا،بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔

---

1 ......تفسیر الخازن،پ ۳۰،الزلزال تحت الآیة:۸،ج ٤،ص ٤٠١

سوال: کیا ہر ایک کو اس پل سے گزرنا پڑے گا؟

جواب: ہر نیک و بد اور کافر و مُسلِم کو اس پر سے گزرنا پڑے گا، حدیث میں ہے: جب مومن آگ پر سے گزرے گا تو آگ پکارے گی: اے مومن! جلد گزر تیرے نور نے میری لپٹ سرد کردی۔ (1)

سوال: سب سے پہلے اس پر سے کون گزرے گا؟

جواب: سب سے پہلے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلام، پھر یہ اُمّت اور پھر دیگر اُمتیں گزریں گی۔

سوال: پل صراط سے لوگ کس طرح گزریں گے؟

جواب: اپنے اپنے اعمال کے موافق پُل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسی تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا، بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرندہ اڑتا ہے، بعض ایسے جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکتے ہوں گے، (اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہوکر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے۔

مسجد میں ہنسنے کی سزا

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اَلضِّحْکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ.“ یعنی مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، باب الضاد، فصل فیما ذکرہ من ادوات الالف واللام، الحدیث:۳۷۰۶، ج۲، ص۴۱)

---

1 ......شعب الایمان للبیھقی، التاسع من شعب الایمان...الخ، باب فی ان دار المؤمن... الخ، الحدیث: ۳۷۵، ج۱، ص۳۳۹

تیسرا باب
فیضانِ نماز
☆ وضو، غسل اور تیمّم کا طریقہ اور سنتیں
☆ نماز کی شرطیں، فرائض، سنتیں اور مستحبات
☆ نفل نمازوں کا بیان
www.dawateislami.net

فیضانِ نماز

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: نماز شروع کرنے سے پہلے ان چھ چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ بغیر ان کے نماز شروع ہی نہیں ہوسکتی، ان چھ چیزوں کو ''شرائطِ نماز'' کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) طہارت (۲) سترِ عورت (۳) اِسْتِقبالِ قبلہ (۴) وقت (۵) نیّت (۶) تکبیرِ تَحْرِیمہ۔[1]

طہارت: اس کا مطلب ہے کہ نمازی کا بدن، اس کے کپڑے، نماز کی جگہ سب پاک ہوں اور کوئی نجاست جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، لیِد، گوبر، مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غسل اور بے وضو بھی نہ ہو۔[2]

سترِ عورت: یعنی ''شرمگاہ چھپانا'' مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں کم سے کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپا رہنا ضروری ہے اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے۔ صرف چہرہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ ٹخنے کو بھی چھپا رہنا چاہیے۔[3]

اِسْتِقبالِ قبلہ: یعنی ''قبلہ کو رخ کرنا'' اس کا مطلب ظاہر ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کرے۔

وَقْت: اس کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لئے جو وقت مقرّر ہے وہ نماز اسی وقت میں پڑھی جائے۔

نِیَّت: اس کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر دل میں ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

تکبیرِ تحریمہ: یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔ یہ نماز کی آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی۔ اب اگر نماز کے سوا دوسرا کوئی کام کیا یا کچھ بولا تو نماز ٹوٹ گئی۔

---

1 ......الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی استقبال القبلۃ، ج۲، ص۸۹

2 ......شرح الوقایۃ، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ج۱، ص ۱۵۶

3 ...... الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلوۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج ۲، ص ۹۳

سوال: نماز کے فرائض سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرائضِ نماز سے مراد نماز کے وہ اَعمال ہیں جو نماز کے اندر داخل ہیں اور ان میں اگر ایک بھی رہ جائے تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: نماز کے فرائض کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: نماز میں سات چیزیں فرض ہیں: (۱) تکبیرِ تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدۂ اخیرہ (۷) سلام[1]

سوال: تکبیرِ تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز ادا کرنے کے لیے نیت باندھتے وقت جو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہیں، اس سے نماز شروع ہوجاتی ہے اسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔

سوال: قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیام نماز میں سیدھے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔

سوال: قرأت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرأت، قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں، قرأت میں یہ لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ تمام حروف درست ادا کیے جائیں۔[2]

سوال: رکوع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے اور سر پیٹھ کے برابر ہو نہ اُونچا نہ جھکا ہوا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑ لے اور انگلیاں خوب کھلی رکھے اور ہاتھ پسلیوں سے جُدا۔

---

1 ......غنیة المتملی، فرائض الصلوة، ص ٢٥٦-٢٩٥

2 ......الفتاوی الهندية، كتاب الصلوة، الباب الرابع، الفصل الاول، ج١، ص ٦٩

سوال: سجدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیشانی زمین پر جمانے کو سجدہ کہتے ہیں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا قبلہ رُو ہونا یعنی دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنّت ہے۔

سوال: قعدہ اخیرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری "اَلتَّحِیَّات" یعنی "رَسُوْلُـہٗ" تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔[1]

سوال: سلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہنا اور پھر بائیں کندھے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہنا۔[2]

سوال: نماز کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: باوُضو قبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصِلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جایئے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں اور اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (Normal) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نَماز پڑھنا ہے اُس کی نیّت یعنی دل میں اس کا پکّا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زِیادہ اچھّا ہے (مَثَلاً نیّت کی میں نے آج کی ظُہر کی چار رَکعت فرض نَماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس اِمام کے) اب تکبیرِ تَحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی ہتھیلی کے سِرے پر اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُلٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اَغَل بغَل۔ اب اس طرح **ثناء** پڑھئے:

---

1. ......الفتاوی الهندیة، کتاب الصلوة، الباب الرابع، الفصل الاول، ج ۱، ص ۷۰
2. ......غنیة المتملی، فرائض الصلوة، ص ۵۹۱

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوّذ پڑھئے!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تسمیہ پڑھئے!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

پھر مکمّل سورۃ فاتحہ پڑھئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۧ﴿۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۂ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے **اٰمین** کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سُورت مَثَلاً سورۂ اِخلاص پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴿۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب **اَللّٰهُ اَكْبَر** کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔ کم

از کم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔ پھر تسمیع (تَس ۔ مِیع) یعنی "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کی سن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بِالکل سیدھے کھڑے ہوجائیے، اِس کھڑے ہونے کوقومہ کہتے ہیں۔ اگر آپ مُنْفَرِد ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اِس کے بعد کہئے "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد" (اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اِس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گُھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خَیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جَم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پِنڈلیوں سے جُدا رکھئے۔ (ہاں اگر صَف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بِچھی رہیں اور اُنگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند) پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بِچھا کر رانوں پر گُھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلہ کی جانِب اور اُنگلیوں کے سِرے گُھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے دَرمیان بیٹھنے کو **جلسہ** کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اس وقفہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما کہہ لینا مُستَحَب ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے پہلے سَجدے ہی کی طرح دوسرا سَجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اُٹھائیے پھر ہاتھوں کو گُھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہوجائیے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رَکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اَلْحَمْد اور سورت پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جائیے دو رَکعت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا **قَعدہ** کہلاتا ہے اب قعدہ میں

تَشَھُّد (تَ۔شَہْ۔ھُد) پڑھئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ	تمام قولی فعلی اور مالی عبادتیں اللّٰہ ہی کیلئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللّٰہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللّٰہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

جب تَشَھُّد میں لفظ "لا" کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حَلقہ بنالیجئے اور چُھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنْصَر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملادیجئے اور (اَشْھَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ "لا" کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اٹھائیے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلائیے اور لفظِ "اِلَّا" پر گرادیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کرلیجئے۔ اب اگر دو سے زِیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیے۔ اگر فرض نَماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رَکعت کے قِیام میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور اَلْحَمْد شریف پڑھئے، سُورت ملانے کی ضَرورت نہیں۔ باقی اَفعال اِسی طرح بجالائیے اور اگر سنّت ونَفل ہوں تو سورۂ فاتحہ کے بعد سُورت بھی مِلائیے (ہاں اگر امام کے پیچھے نَماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قِیام میں قراٗت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہیے) پھر چار رَکعتیں پوری کرکے **قعدۂ اخیرہ** میں تَشَھُّد کے بعد دُرُودِ ابراہیم پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	اے اللّٰہ! دُرود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے درود بھیجا (سیّدُنا) ابراہیم پر اوران کی آل پر۔ بیشک تو سَراہا ہوا بُزرگ ہے۔ اے اللّٰہ برکت نازِل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور اُن کی آل پر جس طرح تُو نے بَرَکت نازِل کی (سیّدُنا) ابراہیم اوران کی آل پر بیشک تو سَراہا ہوا بُزرگ ہے۔

پھر کوئی سی **دُعائے ماثورہ** پڑھئے، مثلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! اے ربّ ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز ختم ہوئی۔[1]

سوال: نماز کے واجبات کیا ہیں؟

جواب: نماز کے واجبات درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ تکبیرِ تحریمہ میں اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

﴿2﴾ اَلْحَمْد شریف پڑھنا۔

﴿3﴾ فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں اور واجب و سنت ونفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔

﴿4﴾ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا۔

﴿5﴾ اَلْحَمْد شریف کا سورت سے پہلے ہونا۔

﴿6﴾ قرأت سے فارغ ہوتے ہی رکوع کرنا۔

﴿7﴾ ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ کرنا۔

﴿8﴾ تَعْدِیلِ ارکان، یعنی رُکُوع، سُجُود، قَوْمہ، قُعُود اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحَانَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

﴿9﴾ قومہ، یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

﴿10﴾ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

---

1 ......مراقی الفلاح معه حاشية الطحطاوی، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة وارکانها، فصل فی کیفیة ترتیب افعال الصلوة، ص۲۷۸ ـ وغنیة المتملی، صفة الصلوة، ص۲۹۸ـ۳۳۶

﴾11﴿قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تَشَہُّد کی مقدار بیٹھنا، اگرچہ نماز نفل ہو۔

﴾12﴿دونوں قعدوں میں پورا تَشَہُّد پڑھنا۔

﴾13﴿لفظِ "اَلسَّلَام" دو بار کہنا۔

﴾14﴿وِتر میں دُعائے قُنُوت پڑھنا اور تکبیرِ قُنُوت کہنا۔

﴾15﴿عید الفطر اور عید الاضحی کی ہر چھ تکبیریں کہنا اور ان میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع اور اس تکبیر کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا بھی واجب ہے۔

﴾16﴿ ہر جہری نماز (فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور وترِ رمضان) میں امام کا آواز سے قرأت کرنا اور غیر جہری نمازوں (ظہر، عصر وغیرہ) میں اِمام کا آہستہ پڑھنا۔

﴾17﴿ اِمام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مُقتَدِی کا چُپ رہنا۔

﴾18﴿قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

﴾19﴿آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

﴾20﴿نماز میں سَہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔

﴾21﴿ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

﴾22﴿رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

﴾23﴿ سجود کا ہر رکعت میں دو ہی بار ہونا۔

﴾24﴿ فرض، وِتر اور سُنتِ مؤکَّدہ میں قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد پر کچھ نہ بڑھانا۔

﴾25﴿ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

﴾26﴿ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا[1]۔

---

1 ......الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۸۱-۲۰۶

سوال: غُسْل کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: بغیر زَبان ہِلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصِل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر وضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر (یعنی کسی اونچی چیز پر کھڑے ہوکر) غسل کررہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں، (اِس دَوران صابن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نَہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مَل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرد اپنا سِتر (ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حَسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور مَعاذَ اللّٰہ گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تَولیہ وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُستَحَب ہے۔

سوال: غسل کے فرائض کیا ہیں؟

جواب: غسل کے تین فرائض ہیں: (۱) کُلّی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام ظاہِر بدن پر پانی بہانا۔[1]

سوال: کُلّی کس طرح کی جائے؟

جواب: کُلّی اس طرح کی جائے کہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔[2]

---

1 ...... الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الثانی، الفصل الاول، ج ۱، ص ۱۳

2 ...... خلاصة الفتاوی، كتاب الطهارات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۱

سوال: ناک میں پانی چڑھانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دھونا لازِمی ہے اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔[1]

سوال: تمام ظاہرِ بدن پر پانی بہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا ضروری ہے۔[2]

سوال: وضو کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اُونچی جگہ بیٹھنا مُستَحَب ہے۔ وُضو کیلئے **نیّت** کرنا سنّت ہے نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں حُکمِ الٰہی بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کررہا ہوں بِسْمِ اللّٰه کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰه کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب دونوں ہاتھ تین تین بار پَہنچوں تک دھوئیے، (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھو لیجئے۔

اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح تین کُلّیاں کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پرزُے پر پانی بہہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کر کے) تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی

---

1 ……خُلاصۃ الفتاوی، کتاب الطھارات، الفصل الثالث، ج۱، ص۲۱ والفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج۱، ص۱۳

2 ……الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج۱، ص۱۴

پہنچایئے،اب (نل بند کرکے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرلیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔تین بار سارا چہرہ اِس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادَتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔اگر داڑھی ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نل بند کرنے کے بعد) اِسطرح خِلال کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کرکے سامنے کی طرف نکالئے۔پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کرکے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔اِسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھولیجئے۔دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اِسراف (ضائع کرنا) ہے۔اب (نل بند کرکے) سر کا مسح اِس طرح کیجئے کہ دونوں اَنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جدا رہیں، پھر گدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بِالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطح کا مَسْح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مسح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسْح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔سر کا مسح کرنے سے قبل ٹُونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے بِلا وجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گُناہ ہے۔اب پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کرکے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستَحَب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھولیجئے۔دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔(خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُستَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خلال شروع کرکے اَنگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرکے

چُھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔ (عامہ کتب)

سوال: وضو میں کتنے فرائض ہیں؟

جواب: وُضو میں چار فرائض ہیں: ﴿1﴾ چہرہ دھونا ﴿2﴾ کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا ﴿3﴾ چوتھائی سر کا مَسح کرنا ﴿4﴾ ٹخنوں سَمیت دونوں پاؤں دھونا۔[1]

سوال: وضو کی بارہ سنتیں بیان کریں؟

جواب: وضو کی سنتیں یہ ہیں: (۱) نِیّت کرنا (۲) بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔ اگر وضو سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[2] (۳) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا (٤) تین بار مِسواک کرنا (٥) تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا (٦) روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا (٧) تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (٨) داڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خِلال کرنا (٩) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا (١٠) پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا (١١) کانوں کا مسح کرنا (١٢) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور پے دَرْ پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھولینا۔[3]

سوال: تَیَمُّم کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاستِ حُکْمِیّہ سے پاکی حاصل کرنے کی نیت سے ہاتھ اور منہ پر مخصوص طریقے سے پاک مٹی سے مَسْح کرنے کو تَیَمُّم کہتے ہیں۔[4]

سوال: تَیَمُّم کا طریقہ بیان کریں۔

---

1 ......الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب الاوّل ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳

2 ......المعجم الصغير للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، الجزء ۱، ص ۷۳

3 ......الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الطهارة، ج ۱، ص ۲۳۵

4 ......الدرالمختار وردالمحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۱، ص ٤٣٤

جواب: سب سے پہلے تَیَمُّم کی نیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تَیَمُّم کرتا ہوں) اس کے بعد بِسْمِ اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قِسم (مَثَلاً پتّھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے) اور اگر زِیادہ گَرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کُہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گِٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پَیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مَسح کیجئے اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مَسح کرلیا تب بھی تَیَمُّم ہوگیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خلاف ہوا۔ تَیَمُّم میں سر اور پاؤں کا مَسح نہیں ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

سوال: تَیَمُّم میں کتنے فرائض ہیں؟

جواب: تَیَمُّم میں تین فرائض ہیں: (۱) نیت (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مَسح کرنا۔[1]

سوال: تَیَمُّم کی سنتیں بیان کریں؟

جواب: (1) بِسْمِ اللہ کہنا (2) دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنا (3) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (4) ہاتھوں کو جھاڑ لینا (5) پہلے منہ، پھر ہاتھ کا مسح کرنا (6) منہ کے بعد فوراً ہاتھوں کا مسح کرنا (7) پہلے سیدھے پھر الٹے ہاتھ کا مسح کرنا

---

1 ...... بہارِشریعت، تیمم کا بیان، حصہ ۲، ج ۱، ص ۳۵۳ و شرح الوقاية مع حاشية عمدة الرعاية، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱، ص ۹۷-۹۹

(8)داڑھی کا خلال کرنا(9)غبار پہنچ گیا ہو تو انگلیوں کا خلال کرنا اور اگر غبار نہ پہنچا ہو تو خلال فرض ہے۔[1]

سوال: نفل نمازیں پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعہ میری قربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ فرائض مجھے محبوب ہیں، اور نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں۔[2] یعنی بندۂ مسلمان فرض عبادات کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ میرا پیارا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ فرائض ونوافل کا جامع ہوتا ہے۔[3]

سوال: تَہَجُّد کسے کہتے ہیں اور اس میں کتنی رَکْعَت پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: تَہَجُّد، صَلَاۃُ اللَّیْل (رات میں پڑھے جانے والے نوافل) کی ایک قسم ہے، عشا کی نماز پڑھ کر سوجائیں اب فجر سے پہلے جب بھی (اگرچہ ایک لمحے کے بعد ہی) آنکھ کھلے اٹھ کر نفل پڑھیں تو تہجد ہوگئی، سونے سے قبل جو نوافل پڑھیں وہ تہجد نہیں۔[4] کم سے کم تَہَجُّد کی دو رکعتیں ہیں اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آٹھ تک ثابت ہے۔[5]

سوال: تَہَجُّد پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: وہ دو رکعتیں جو بندہ رات کے نصف آخر (آدھی رات) میں پڑھتا ہے وہ اس کے لئے دُنْیَا وَمَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہیں اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں یہ ان پر لازم کر دیتا۔[6]

---

1 ......الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ٤٣٧

2 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ٦٥٠٢، ج ٤، ص ٢٤٨

3 ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، باب ذکراللّٰہ عز وجل و التقرب الیہ، الفصل الاوّل، تحت الحدیث: ٢٢٦٦، ج ٥، ص ٤١

4 ......الد رالمختار وردالمحتار، کتاب الصلوۃ، مطلب فی صلوۃ اللیل، ج ۲، ص ٥٦٦

5 ......ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتروالنوافل، مطلب فی صلاۃ للیل، ج ۲، ص ٥٦٧

6 ......فردوس الاخبار، باب اللام، الحدیث: ٥٤٤٤، ج ۲، ص ٢٢٧

سوال: نمازِ اشراق اور چاشت کب پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: سورج طُلُوع ہونے کے کم از کم بیس یا پچیس مِنَٹ بعد سے لے کر ضَحْوَۂ کُبْرٰی (زَوال کے وقت) تک نمازِ اِشراق وچاشت کا وَقت رہتا ہے۔ نمازِ اشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: نمازِ اشراق پڑھنے کی فضلیت بیان کریں؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر بیٹھا ذِکرِ خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔“[1]

سوال: نمازِ چاشت کی کیا فضلیت ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: ”جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔“[2]

حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صَدَقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدَقہ ہے اور ہر حمد صَدَقہ ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صَدَقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔[3]

سوال: تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کسے کہتے ہیں اور یہ کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اسے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد کہتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا اَبوقتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”جو شخص مسجد میں داخل ہو

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب السفر، باب ذکر مایستحب من الجلوس في المسجد... الخ، الحدیث: ۵۸۶، ج۲، ص۱۰۰

2 ......سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء في صلاۃ الضحی، الحدیث: ۴۷۲، ج۲، ص۱۷

3 ......صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ الضحی... الخ، الحدیث: ۷۲۰، ص۳۶۳

بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔''[1] بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے، اگر ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوعِ فجر یا بعد نمازِ عصر تو وہ تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد نہ پڑھے بلکہ تَسْبِیْح و تَھْلِیْل و درود شریف میں مشغول ہو، حقِ مسجد ادا ہو جائے گا۔[2]

سوال: تَحِیَّۃُ الْوُضُوء کسے کہتے ہیں اور یہ کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اسے تَحِیَّۃُ الْوُضُوء کہتے ہیں، غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وُضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تَحِیَّۃُ الْوُضُوء کے ہو جائیں گے۔[3]

سوال: تَحِیَّۃُ الْوُضُوء نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''[4]

سوال: صَلَاۃُ التَّسْبِیْح پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اِس نماز کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر'' پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْد پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح

---

1 ……صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا دخل المسجد...الخ، الحدیث: ٤٤٤، ج ١، ص ١٧٠

2 ……ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ج ٢، ص ٥٥٥

3 ……ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب سنۃ الوضوء، ج ٢، ص ٥٦٣

4 ……صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ٢٣٤، ص ١٤٤

پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہوگی۔ تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شُمار کرے ورنہ انگلیاں دَبا کر۔[1]

سوال: صَلَاۃُ التَّسْبِیح پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے شَہَنشاہِ خوش خِصال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! اگر ہوسکے تو صَلَاۃُ التَّسْبِیح ہر روز ایک بار پڑھئے اور اگر روزانہ نہ ہوسکے تو ہر جُمُعہ کو ایک بار پڑھ لیجئے اور یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر میں ایک بار۔[2]

سوال: صَلَاۃُ الاَوَّابِین پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی نیّت سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں اَلتَّحِیَّات، درودِ ابراہیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتداء میں ثنا، تَعَوُّذ وتسمیہ (یعنی اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافِل۔ یہ ہے اَوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔[3]

سوال: صَلَاۃُ الاَوَّابِین پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی

1 ......بہارشریعت، صلوۃ التسبیح، حصہ ٤، ج ١، ص ٦٨٣ ـ ٦٨٤

2 ......سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ التسبیح، الحدیث: ١٢٩٧، ج ٢، ص ٤٤

3 ......الوظیفۃ الکریمۃ، ص ٢٦ ملخصا

عبادت کے برابر ہوں گی۔''[1]

سوال: اپنی حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونے کے لئے کون سی نماز پڑھی جائے؟

جواب: اِس کے لیے دو یا چار رَکعت پڑھے۔ پہلی رَکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃُ الکُرسی پڑھے اور باقی تین رَکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔'' مشائخِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اَبی اَوفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ سے روایت ہے کہ حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہو یا کسی انسان کی طرف تو اچھی طرح وُضو کرے پھر دو رَکعت نماز پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا کرے اور نبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجے، پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط[3]

ترجمہ: اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللّٰہ، مالک ہے عرشِ عظیم کا، تمام تعریفیں اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے ہیں جو ربّ ہے تمام جہاں کا، (اے اللّٰہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے اَسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا ہوں، نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرا ہر گناہ بخش اور ہر غم دور فرما اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کردے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

---

1. سنن ابن ماجة، کتاب الصلوة، باب: ماجاء فی الست رکعات بعد المغرب، الحدیث: ۱۱۶۷، ج ۲، ص ۴۵
2. بہارشریعت، نمازحاجت، حصہ ٤، ج ١، ص ٦٨٥ و رد المحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ج ٢، ص ٥٧٢
3. سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاة الحاجة، الحدیث: ٤٧٨، ج ٢، ص ٢١

چوتھا باب
فضائلِ قرآن
☆ قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل
☆ قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت
☆ آخری دس سورتیں مع ترجمہ وتفسیر
www.dawateislami.net

فضائلِ قرآن

قرآن پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل

درود پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شَفاعت اسے پہنچ کر رہے گی۔''[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہترین شخص

حضرتِ سیِّدُنا عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے۔''[2]

کرامت کا حُلّہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن کہے گا: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اسے حُلّہ (جوڑا) پہنا، تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: یا ربّ! اس میں اضافہ فرما'' تو اسے کرامت کا حلہ (جوڑا) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: ''اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس سے راضی ہوجا'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوجائے گا۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: ''قرآن پڑھتا جا اور جنت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائیگی۔''[3]

---

1 ......الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی آیات...الخ، الحدیث: ۹۹۱، ج۱، ص۳۱۲

2 ......صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم...الخ، الحدیث: ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰

3 ......سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرأ...الخ، الحدیث: ۲۹۲٤، ج٤، ص۴۱۹

معلوم ہوا کہ دنیا وآخرت میں فضیلت اور مرتبے کا حصول دنیاوی جاہ وحشمت کے ذریعے نہیں بلکہ اعمالِ حسنہ کے ذریعہ ہوگا اوران اعمالِ حسنہ میں سے ایک بہترین عمل تلاوتِ قرآن ہے جو دنیا وآخرت میں فضیلت اور کرامت کا سبب ہے۔

ہر حرف پر ایک نیکی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو کتابُ اللہ میں سے ایک حرف پڑھے گا تو اسے ایک نیکی ملے گی اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ '' الٓمٓ '' ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے، ''لام'' ایک حرف اور ''میم'' ایک حرف ہے۔''[1]

نور کا تاج

حضرتِ سیِّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جسکی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے (جوڑے) پہنائے جائیں گے جنکی قیمت یہ دنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے: ''ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟'' ان سے کہا جائے گا: ''تمہارے بچے کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔''[2]

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ بچوں کا قرآن پاک سیکھنا، پڑھنا اور اس پر عمل کرنا صرف ان کے اپنے لئے ہی نفع مند نہیں بلکہ یہ عمل ان کے والدین کیلئے بھی باعثِ شرف وفضیلت ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی اولاد کو قرآن پڑھائیں اور اس پر عمل کی ترغیب دلائیں تاکہ ان کا یہ عمل ہمارے لئے بھی نجاتِ اُخروی کا باعث بنے۔

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرأ... الخ، الحدیث: ٢٩١٩، ص ٤١٧

2 ......المستدرك للحاکم، کتاب فضائل القرآن، باب من قرأ القرآن... الخ، الحدیث: ٢١٣٢، ج ٢، ص ٢٧٨

قرآنِ پاک چھونے کے اَحکام

﴿1﴾ اگر وُضُو نہ ہوتو قرآنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضُو کرنا فرض ہے۔[1] ﴿2﴾ بے چھوئے زَبانی دیکھ کر (بے وُضُو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿3﴾ جس پر غُسل فرض ہو اُس کو قرآنِ مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی (غلاف) چھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعات (الٓمّٓ یٰسٓ، طٰہٰ، قٓ وغیرہ حروفِ مُقطّعات کہلاتے ہیں ان) کی انگوٹھی حرام ہے۔[2] ﴿4﴾ اگر قرآنِ عظیم جُزدان میں ہوتو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چُھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابِع ہیں جیسے چَولی (غلاف) قرآن مجید کے تابِع تھی۔[3] ﴿5﴾ قرآن کا ترجَمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حُکم ہے۔[4] ﴿6﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بے غُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ﴿7﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بے وُضو اور بے غُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

تلاوتِ قرآنِ مجید بِلاشبہ نزولِ برکات کا وسیلہ وذریعہ ہے۔ اگر ہم قراءت اور تلاوت کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر قرآن پڑھیں تو اِن شآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیشمار فضائل و برکات حاصل ہوں گے۔

سکینہ نازل ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور آپس میں اس کی تکرار کرنے کے لئے جمع ہوتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ انہیں گھیر لیتے ہیں اور

---

1 ......نور الایضاح، ص۱۸
2 ......بہارِ شریعت، غسل کابیان، ج۱، حصہ۲، ص۳۲۶
3 ......ردالمحتار، ج۱، ص۳۴۸
4 ......المرجع السابق، ص۳۲۷

اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔"[1]

سبحٰن اللہ! ان اَحادیث سے تلاوتِ قرآن کی فضیلت معلوم ہوئی کہ تلاوت کرنے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں نیز تلاوتِ قرآن کرنے والوں پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ علماء کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں سکینہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک مخلوق ہے جس کی وجہ سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

دُگنا ثواب

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "قرآن پڑھنے میں مہارت رکھنے والا کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو مُشَقَّت کے ساتھ اَٹک اَٹک کر قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے دُگنا ثواب ہے۔"[2]

قیامت کے دن نور ہوگا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے کتابُ اللہ کی ایک آیت توجہ کے ساتھ سنی اس کے لئے نیکی اضافہ کے ساتھ لکھی جائے گی اور جس نے اس کی تلاوت کی وہ آیت قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی۔"[3]

تلاوت کے آداب[4]

﴿۱﴾ تلاوت کے آغاز میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور ابتدائے سورت میں "بسم اللّٰہ" سنّت، ورنہ مستحب[5] ﴿۲﴾ باوُضو، قبلہ رُو، اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرنا مُسْتَحَب ہے[6] ﴿۳﴾ قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام عِبادت ہیں۔[7]

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع ... الخ، الحدیث: ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷ ملخصاً

2 ......صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الماهر ... الخ، الحدیث: ۷۹۸، ص ۴۰۰

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة، الحدیث: ۸۵۰۲، ج۳، ص ۲۴۵

4 ......یہ آداب مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "تلاوت کے آداب" سے لیے گئے ہیں۔

5 ......بہارِ شریعت، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ج۱، حصہ۳، ص ۵۵۰

6 ......المرجع السابق، ص ۵۵۰

7 ......غُنیۃُ المُتَمَلّی، القراءۃ خارج الصلوۃ، ص۴۹۵ و بہارِ شریعت، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ج۱، حصہ۳، ص ۵۵۰

﴿۴﴾ قرآنِ مجید کو نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچھی نہ ہو تو اچھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کیساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعدِ تَجوید کی رعایت کیجئے۔[1] ﴿۵﴾ قرآنِ مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نَمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔[2] ﴿۶﴾ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔[3] ﴿۷﴾ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[4] ﴿۸﴾ مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۹﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو، اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ۔[5] ﴿۱۰﴾ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو، یو ہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[6] ﴿۱۱﴾ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔[7] ﴿۱۲﴾ قرآنِ مجید سننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔[8] ﴿۱۳﴾ گرمیوں میں صبح کو قرآنِ مجید ختم کرنا بہتر ہے اور سردیوں میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فِرِشتے اس کے

---

1 ...... الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ج۹، ص ٦٩٤

2 ...... غُنیَةُ المُتَمَلّی، القراءة خارج الصّلوة، ص۴۹۷

3 ...... فتاویٰ رضویه، ج۲۳، ص۳۵۳ ماخوذاً

4 ...... بہارِ شریعت، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ج۱، حصه ۳، ص ۵۵۲

5 ...... غُنیَةُ المُتَمَلّی، القراءة خارج الصّلوة، ص۴۹۷

6 ...... غُنیَةُ المُتَمَلّی، القراءة خارج الصّلوة، ص۴۹۶ و بہارِ شریعت، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ج۱، حصه ۳، ص ۵۵۱

7 ...... المرجع السابق

8 ...... المرجع السابق، ص۴۹۷

لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں ختم کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں"، گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت ختم کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔[1] ﴿۱۴﴾ جب قرآنِ پاک ختم ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا بہتر ہے۔ اگرچہ تراویح میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔[2]

حافظِ قرآن کے والدین کا انعام

حضرت سیِّدُنا سَہل بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے قرآنِ مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی، دنیا کے گھروں میں روشنی کرنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی، تو پھر خود اس قرآن پاک پر عمل کرنے والے شخص کے مقام و مرتبہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟[3]

تاج کب پہنایا جائے گا؟

عارِف باللّٰہ ناصِحُ الْاُمّہ علّامہ عبدالغنی نابلسی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیثِ مبارک میں باعمل حافظِ قرآن کے والدین کو تاج پہنائے جانے کا ذکر ہے، یہ اسی وقت ہوگا جبکہ والدین کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا ایک ہی کا خاتمہ ایمان پر ہوا (تو ایک ہی کو تاج پہنایا جائے گا) پھر یہ کہ تاج کب پہنایا جائے گا؟ اس میں دو احتمال ہیں، ایک یہ کہ جنت میں پہنایا جائے گا اور دوسرا یہ کہ جنت میں داخلے سے قبل اس وقت پہنایا جائے گا جب وہ دونوں میدان محشر میں ہوں گے، یہ تاج پہنانا ان خوش نصیب والدین کے اکرام کے لئے اور جزا کے طور پر ہوگا کہ انہوں نے اس سعادت مند بچے کو بذاتِ خود تعلیم دلوائی یا اپنا مال خرچ کیا یا اس کی معاونت کی اگرچہ دعا ہی کے ذریعے کی ہو۔[4]

---

1 ......غُنیَۃُ الْمُتَمَلّی ،القراءۃ خارج الصّلوۃ،ص٤٩٦
2 ......المرجع السابق
3 ......سنن ابی داؤد، کتاب الوتر،باب فی ثواب قراءۃ القران، الحدیث: ١٤٥٣، ج٢، ص١٠٠
4 ......الحدیقۃ الندیۃ،الباب الاوّل،الدلیل علی ذلک الاخبار...الخ،ج١،ص٦٥

قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت

قرآن پاک کو تجوید یعنی حروف کو ان کے **مخارج** اور **صفات** کے ساتھ پڑھنا **فرض** ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن **"فتاوٰی رضویہ"** میں ارشاد فرماتے ہیں: "اتنی **تجوید** (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے **صحیح ممتاز** ہو **فرضِ عین** ہے اور بغیر اس کے **نماز قطعاً باطل** ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، ج ۳، ص ۲۵۳، رضا فاؤنڈیشن) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی **"بہارِ شریعت"** میں فرماتے ہیں: "ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم "مد" کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے، آج کل کے اکثر حُفّاظ اسطرح پڑھتے ہیں کہ "مد" کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے "یَعۡلَمُوۡنَ تَعۡلَمُوۡنَ" کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔ (بہارشریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۴۷، مکتبۃ المدینہ) **مزید صفحہ ۵۷۰** پر فرماتے ہیں: "جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے ہوں (اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کرلینا کافی نہیں بلکہ) اس پر واجب ہے کہ تصحیحِ حُرُوف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں (درست پڑھنے والے) کی اقتدا کرسکتا ہو تو جہاں تک **ممکن** ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کرسکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی، آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں باطل ہیں۔"

تجوید کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر حرف کی ادائیگی دوسرے حرف سے **ممتاز** ہو بالخصوص ایسے حروف جن کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا **امجد علی اعظمی** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی فرماتے ہیں: "ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ **معنٰی فاسد** ہونے کی صورت میں **نماز نہ** ہوگی اور بعض تو "س ش، ز ج، ق ک" میں بھی فرق نہیں کرتے۔" (بہارشریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۷۰، مکتبۃ المدینہ) ایسے (ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی ادائیگی میں امتیاز نہ ہونے کی صورت میں، معنٰی میں کیا کیا تبدیلی ہوسکتی ہے اس سے متعلق

قرآن پاک سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

" ط " اور " ت " کی مثال (طِیْنٌ اور تِیْنٌ)

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ (پ۸، الاعراف: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ (پ۳۰، التین: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: انجیر کی قسم اور زیتون۔

طِیْنٌ کے معنی: مٹی اور تِیْنٌ کے معنی: انجیر۔ اگر پہلی آیت میں طِیْنٌ کی جگہ تِیْنٌ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے انجیر سے بنایا۔ اسی طرح تمام مثالوں میں ایسے الفاظ کے ساتھ ان کے معنی بھی لکھ دیئے گیے ہیں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ ایک حرف کی آواز کے بجائے دوسرے حرف کی آواز نکلے تو کس قدر معنوی فساد لازم آتا ہے۔

" ث " اور " س " کی مثال (ثُبَاتٌ اور سُبَاتٌ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿۷۱﴾ (پ۵، النسآء: ۷۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے۔

ثُبَاتٌ کے معنی: تھوڑے تھوڑے اور سُبَاتٌ کے معنی: آرام۔

" ص " اور " س " کی مثال (صَدِیْدٌ اور سَدِیْدٌ)

مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۶)

ترجمۂ کنز الایمان: جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۹﴾ (پ۴، النسآء: ۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں۔

صَدِیْدٌ کے معنی: پیپ اور سَدِیْدٌ کے معنی: سیدھا

”ح“ اور ”ہ“ کی مثال (مَحْجُوْرٌ اور مَهْجُوْرٌ)

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۵۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا۔

مَحْجُوْرٌ کے معنی: رکا ہوا اور مَهْجُوْرٌ کے معنی: چھوڑا ہوا

”د“ اور ”ض“ کی مثال (دَلَّ اور ضَلَّ)

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ (پ ۲۲، سبا: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ (پ ۲۷، النجم: ۲) ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے

دَلَّ کے معنی: بتایا اور ضَلَّ کے معنی: بہکا

”ذ“ اور ”ز“ کی مثال (ذَرْعٌ اور زَرْعٌ)

ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ (پ ۲۹، الحآقۃ: ۳۲) ترجمۂ کنز الایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرو دو۔

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ (پ ۲۳، الزمر: ۲۱) ترجمۂ کنز الایمان: پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی۔

ذَرْعٌ کے معنی: ناپ اور زَرْعٌ کے معنی: کھیتی

”ذ“ اور ”ظ“ کی مثال (ذَلَّلَ اور ظَلَّلَ)

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ (پ۲۳، یٰسٓ:۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اورانہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى (پ ۱، البقرۃ:۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَن اور سلویٰ اُتارا۔

ذَلَّلَ کے معنی: نرم کیا اور ظَلَّلَ کے معنی: سائبان کیا

”ق“ اور ”ک“ کی مثال (قَلْبٌ اور كَلْبٌ)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ (پ ۱۹، الشعرآء:۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ (پ ۹، الاعراف:۱۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔

قَلْبٌ کے معنی: دل اور كَلْبٌ کے معنی: کتا

”ء“ اور ”ع“ کی مثال (اَلِيْمٌ اور عَلِيْمٌ)

وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ (پ ۲۵، الشوریٰ:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ (پ ٦، المآئدۃ:۷٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے۔

اَلِيْمٌ کے معنی: دردناک اور عَلِيْمٌ کے معنی: جاننے والا

ضروری ہدایات

قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت جہاں بعض جگہوں پر حروف کی تبدیلی سے معنیٰ میں تبدیلی واقع ہوجاتی ہے وہاں زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی بھی معنی بدل جانے کا باعث ہوتی ہے، جس میں بعض اوقات نوبت کفر تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ذکر کی جارہی ہیں انہیں پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ذرا سی غلطی سے معنیٰ کس حد تک بدل جاتا ہے۔

نمبرشمار	مقام	صحیح	صحیح ترجمہ	غلط	غلط ترجمہ
1	پارہ 1، سورۃ الفاتحۃ، آیت 6	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	جن پر تو نے احسان کیا	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	جن پر میں نے احسان کیا
2	پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 124	وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اور جب ابراہیم کو اسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا	وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ	اور جب ابراہیم نے اپنے رب کو کچھ باتوں سے آزمایا
3	پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 251	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قتل کیا داود نے جالوت کو	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	قتل کیا جالوت نے داود کو
4	پارہ 16، سورۃ طٰہٰ، آیت 121	وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی	وَعَصٰۤى اٰدَمَ رَبُّهٗ	اور آدم کے رب سے آدم کے حکم میں لغزش واقع ہوئی

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہوجائے
تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہوجائے

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں درست قرآن پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیدنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، باب کراھیة المسئالة، الحدیث ۱۶۴۳، ج ۲، ص ۱۷۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا ف۲ کیا ان کا داؤں تباہی میں

تَضْلِيْلٍ ۙ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ

نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں ف۳ کہ انھیں کنکر کے پتھروں سے

سِجِّيْلٍ ۙ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾ ع

مارتے ف۴ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) ف۵

ف۱ ''سورۃُ الفیل'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حرف ہیں۔ ف۲ ہاتھی والوں سے مراد اَبرہہ اور اس کا لشکر ہے۔ ابرہہ یمن اور حَبَشہ کا بادشاہ تھا، اس نے صنعاء میں ایک کَنِیسہ (یہود ونصاری کا عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کَنِیسہ کا طواف کریں، عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی، قبیلہ بنی کِنانہ کے ایک شخص نے موقع پاکر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کردیا، اس پر اَبرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا ''پیش رَو'' ایک بڑا عظیمُ الجُثّہ (بہت بڑے جسم والا) کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا اَبرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکہ کے جانور قید کرلیے ان میں دوسو اونٹ عبد المطلب کے بھی تھے، عبد المطلب ابرہہ کے پاس آئے، تھے بہت جَسِیم و باشُکُوہ (شان وشوکت والے)، اَبرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظّم ومحترم مقام ہے تم اس کے لیے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لیے کہتے ہو! آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اَبرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کردیئے عبد المطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں۔ چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبد المطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہوکر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ اَبرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا، جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا، جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہوجاتے تھے۔ ف۳ جو سمندر کی جانب سے فوج فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک مِنقار (چونچ) میں۔ ف۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خُود (جنگی ٹوپی) کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو

اٰیاتُہا ۴ ۱۰۶ سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ مَکِّیَّۃٌ ۲۹ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍۙ(۱) اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِۚ(۲) فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ

اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) ف۲ تو انھیں چاہیے اس گھر کے ف۳

هٰذَا الْبَیْتِۙ(۳) الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۠(۴)

رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

اٰیاتُہا ۷ ۱۰۷ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ مَکِّیَّۃٌ ۱۷ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

چیر کر ہاتھی میں گزر کر زمیں پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ ف۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سیّدِ عالَم حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی۔

ف۱ ''سورۃ القریش''، بقولِ اصح مکّیہ ہے، اس میں ایک رکوع، چار آیتیں، سترہ کلمے، تہتّر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان میں سے ایک نعمتِ ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبّت ان میں ڈالی، جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کے لئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حرم کہتے تھے اور ان کی عزّت و حرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکّہ مکرّمہ میں اقامت کرنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچاتے، جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش، اللّٰہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۳ یعنی کعبہ شریفہ کے ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہلِ مکّہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرّض (لڑائی) نہیں کرتا باوجود یہ کہ اطراف و حوالی (آس پاس کے علاقوں) میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں، قافلے لٹتے ہیں، مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنٰی ہیں کہ انہیں جُذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جُذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سیّدِ عالَم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے امان عطا فرمائی۔

ف۱ سورۃُ الماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ﴿٢﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ۲؎ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ۳؎

وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ۴؎ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو

هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ

اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں ۵؎ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۶؎ اور برتنے کی چیز ۷؎

الْمَاعُونَ ﴿٧﴾

مانگے نہیں دیتے ۸؎

آیاتها ۳ | ۱۰۸ سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱؎

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۲؎ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو ۳؎ اور قربانی کرو ۴؎ بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر

حق میں۔ اس میں ایک رکوع، سات آیتیں، پچیس کلمے، ایک سو پچیس حرف ہیں۔ ۲؎ یعنی حساب و جزاء کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے۔ **شانِ نزول:** یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مُغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ ۳؎ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔ ۴؎ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے۔ ۵؎ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لیے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ ۶؎ عبادتوں میں۔ آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے ۷؎ مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے ۸؎ **مسئلہ:** علماء نے فرمایا کہ مُستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔

۱؎ ''سورۃُ الکوثر'' جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے، اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، دس کلمے، بیالیس حرف ہیں۔

الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع

خیر سے محروم ہے ۵ؔ

ایاتها ٦ — ١٠٩ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ١٨ — ركوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ؔ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

تم فرماؤ اے کافرو ۲ؔ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾ ع

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ۳ؔ

۲ؔ اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خَلق پر افضل کیا۔ حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فُتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ ۳ؔ جس نے تمہیں عزّت وشرافت دی ۴ؔ اس کے لیے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ ۵ؔ نہ آپ۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے مُتَّبِعین (پیروی کرنے والوں) سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے۔ بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ شانِ نزول: جب سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ''اَبْتَر'' یعنی مُنْقَطِعُ النَّسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان کُفّار کی تکذِیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔

۱ؔ ''سورۃُ الکافرون'' مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، چھبیس کلمے، چورانوے حرف ہیں۔ شانِ نزول: قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے کہا کہ آپ ہمارے دین کا اِتباع کیجئے ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللّٰہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی

ایاتھا ۳ | ۱۱۰ سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۴ | رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جونہایت مہربان رحم والا ول

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے وٹ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں

دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ

فوج فوج داخل ہوتے ہیں وٹ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو وٹ بے شک وہ

كَانَ تَوَّابًا ۠﴿۳﴾

بہت توبہ قبول کرنے والا ہے وہ

معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔ وٹ مُخاطَب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ وٹ یعنی تمہارے لیے تمہارا کفر اور میرے لیے میری توحید اور میرا اِخلاص اور مقصود اس سے تہدید (تنبیہ) ہے۔ ''وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ'' (یعنی اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے)

ول ''سورۂ نصر مدنیہ'' ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، سترہ کلمے، ستتر حرف ہیں۔ وٹ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں۔ اس سے یا عام فتوحاتِ اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔ وٹ جیسا کہ بعد فتحِ مکہ ہوا کہ لوگ اَقطارِ اَرض (دنیا کے مختلف علاقوں) سے شوقِ غلامی میں چلے آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرّف ہوتے تھے۔ وٹ امت کے لیے وہ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حِجَّةُ الْوَدَاع میں بمقام منٰی نازل ہوئی، اس کے بعد آیت ''اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ'' (پ ۶، المائدۃ:۳) نازل ہوئی، اسکے نازل ہونے کے بعد اَسّی روز سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۂ ''الکلالۃ'' (پ ۶، النساء: ۱۷۶) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت ''وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ'' (پ ۳، البقرۃ: ۲۸۱) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکّیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے۔ اس سورت مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دِین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے، اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالٰی نے اختیار دیا، چاہے دنیا میں رہے، چاہے اس کی لقاء قبول فرمائے۔ اس بندہ نے لقاءِ الٰہی اختیار کی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء، ہماری اولادیں سب قربان۔

ایاتھا ۵ | ۱۱۱ سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ٦ | رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾ فِيْ

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس

جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

ف۱ ''سورۂ اَبی لہب'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، ستتر حرف ہیں۔

شانِ نزول: جب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ''اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ'' (میں تمھیں قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں) اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا! اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی طرف سے جواب دیا

ف۲ ابولہب کا نام عبدالعزّٰی ہے۔ یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا چچا تھا، بہت گورا خوبصورت آدمی تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ ف۳ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔

ف۴ اُمّ جمیل بنتِ حَرب بن اُمَیّہ ابوسُفیان کی بہن جو رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے نہایت عِناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی عداوت میں اِنتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے راستہ میں ڈالتی تا کہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔

ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لیے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس کے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مرگئی۔

ایاتہا ۴ | ۱۱۲ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ ۲۲ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اس کی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

ایاتہا ۵ | ۱۱۳ سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ ۲۰ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱ ''سورۂ اخلاص'' مکیہ وبقولے (ایک قول کے مطابق) مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار یا پانچ آیتیں، پندرہ کلمے، سینتالیس حرف ہیں۔ اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے، ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی) **شانِ نزول:** کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے اللہ ربُّ العزت عَزَّ و عَلا تبارک وتعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے، کیا پیتا ہے، ربوبیّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات وصفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے مُضمَحل (زائل) کردیا۔

ف۲ ربوبیّت واُلوہیّت میں صفاتِ عظمت وکمال کے ساتھ موصوف ہے، مثل ونظیر وشبیہ سے پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۳ ہر چیز سے۔ نہ کھائے نہ پیئے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔ ف۴ کیونکہ کوئی اس کا مُجانِس نہیں۔ ف۵ کیونکہ وہ قدیم (یعنی ہمیشہ سے) ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا وعدِیل (برابری کرنے والا) نہیں۔ اس سورت کی چند آیتوں میں علمِ الٰہیات کے نفیس واعلیٰ مطالب بیان فرمادیئے گئے ہیں جن کی تفصیلات سے کُتب خانے کے کُتب خانے لبریز ہوجائیں۔

ف۱ ''سورۂ فلق'' مدنیّہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکّیّہ ہے۔ "وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ" (یعنی مدینہ والا قول زیادہ صحیح ہے) اس سورت میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تیئس کلمے، چوہتّر

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کے شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے

اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ

جب وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے کے شر سے

اِذَا حَسَدَ ٪﴿۵﴾

جب وہ مجھ سے جلے ف۶

حرف ہیں۔شانِ نزول : یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لَبِید بن اَعْصَم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سیّدِ عالَم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم پر جادو کیا اور حضور کے جسمِ مبارک اور اعضائے ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا،قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتّھر کے نیچے داب دیا ہے،حضور سیّدِ عالَم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا،انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتّھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے (درخت کا اندرونی نرم حصہ) کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلّہ (کمان کی تانت،تار) جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور ایک موم کا پُتلا جس میں گیارہ سوئیاں چبھیں تھیں یہ سب سامان پتّھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں، ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک گرہ کُھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کُھل گئیں اور حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم بالکل تندرست ہوگئے۔مسئلہ : تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ،کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں۔حدیث شریف میں ہے کہ اَسماء بنتِ عُمَیس نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم جعفر کے بچّوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟حضور نے اجازت دی۔(ترمذی) ف۲ تعوُّذ میں اللّٰہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شبِ تار میں آدمی طلوعِ صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن وراحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہلِ اضطرار واضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت اَرْبابِ کرب وغم (غمگین ومصیبت زدوں) کو کشائش (آسانی) دی جاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ایک قول یہ بھی ہے کہ "فلق" جہنّم میں ایک وادی ہے۔ف۳ جاندار ہو یا بے جان،مکلّف ہو یا غیرِ مکلّف۔بعض مفسّرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اَعوان (معاونت کرنے والوں) ولشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ف۴ حضرت اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اللّٰہ کی پناہ لو اس کے شر سے، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے۔(ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لیے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لَبید کی لڑکیاں۔مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، آیاتِ قرآن یا اَسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ وتابعین اسی پر ہیں اور حدیثِ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللّٰہ

اٰیاتھا ٦ | ١١٤ سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ ٢١ | رکوعھا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ(۱) مَلِكِ النَّاسِۙ(۲) اِلٰهِ النَّاسِۙ(۳)

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ﳔ الْخَنَّاسِ ﭪ(۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ

اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے

النَّاسِۙ(۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ۠(۶)

ڈالتے ہیں جن اور آدمی ف۷

تعالٰی علیہ وسلَّم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور مُعَوَّذات (سورۂ فلق اور ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ ف٦ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زَوالِ نعمت کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے حسد کرتے تھے یا خاص لَبید بن اَعْصَم یہودی۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔

ف۱ ''سورۃ النَّاس'' بقولِ اَصح (زیادہ صحیح قول کے مطابق) مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، بیس کلمے، اُناسی حرف ہیں۔ ف۲ سب کا خالق و مالک۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف (عزت) کے لیے ہے کہ انہیں اشرفُ المخلوقات کیا۔ ف۳ ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف۴ کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے۔

ف۵ مراد اس سے شیطان ہے۔ ف٦ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ ف۷ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطینِ جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ اِنس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ شیاطینِ جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطینِ اِنس کے شر سے بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس'' پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔'' وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَاَسْرَارِ كِتَابِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ عَلٰى حَبِیْبِهٖ وَسَیِّدِ اَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ماخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف	مطبوعه
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان بن نقی علی خان ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیرالخازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی ۷۴۱ھ	اکوڑہ خٹک
تفسیر خزائن العرفان	مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسی الترمذی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت۱۴۱۴ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجه	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن یزید ابن ماجه ۲۷۳ھ	دار المعرفه بیروت۱۴۲۰ھ
المسند للامام احمد	امام احمد ابن حنبل ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت۱۴۱۴ھ
المعجم الصغیر	الحافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ
الترغیب والترهیب	الإمام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری۶۵۶ھ	دار الفکربیروت۱۴۱۸ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکراحمد بن الحسین البیهقی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
المستدرک	الامام محمد بن عبد الله الحاکم النیشاپوری ۴۰۵ھ	دار المعرفه بیروت ۱۴۱۸ھ
فردوس الاخبار	الحافظ شیرویه بن شهر دار الدیلمی ۵۰۹ھ	دار الفکربیروت ۱۴۱۸ھ
مجمع الزوائد	امام نور الدین علی بن ابی بکر ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت۱۴۲۰ھ
مرقاة المفاتیح	الامام علامة نور الدین علی بن سلطان ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
غنیة المتملی	امام الشیخ ابراهیم الحلبی ۹۵۶ھ	مرکز الاولیاء لاهور
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح	علامه احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی ۱۲۳۱ھ	باب المدینه کراچی
خلاصة الفتاوی	علامة طاهر بن عبدالرشید البخاری ۵۴۲ھ	کوئٹہ
شرح الوقاية	علامة صدرالشریعة عبید اللّٰہ بن مسعود ۷۴۷ھ	باب المدینه کراچی
الفتاوی الهندية	علامة نظام الدین الحنفي (۱۱۶۱ھ) وجماعة من علماء الهند	دار الفکر بیروت۱۴۰۳ھ
الدر المختار	امام علاء الدین محمد بن علی الحصکفی۱۰۸۸ھ	دار المعرفه بیروت۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	امام محمد امین ابن عابدین شامی۱۲۵۲ھ	دار المعرفه بیروت۱۴۲۰ھ
نورالإيضاح	علامه حسن بن عمار بن علی شرنبلالی ۱۰۶۹ھ	مکتبه برکات المدینه کراچی۱۴۲۶ھ
فتاوی رضویه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان بن نقی علی خان ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاهور
بهار شریعت	صدر الشریعة مفتی محمد امجد علی اعظمی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی۱۴۳۲ھ
الحديقة الندية	سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
الوظيفة الكريمة	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان بن نقی علی خان ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ کراچی ۱۴۳۱ھ
تلاوت کے آداب	امیر اهلسنت علامه مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتهم العالیه	مکتبۃ المدینۃ کراچی
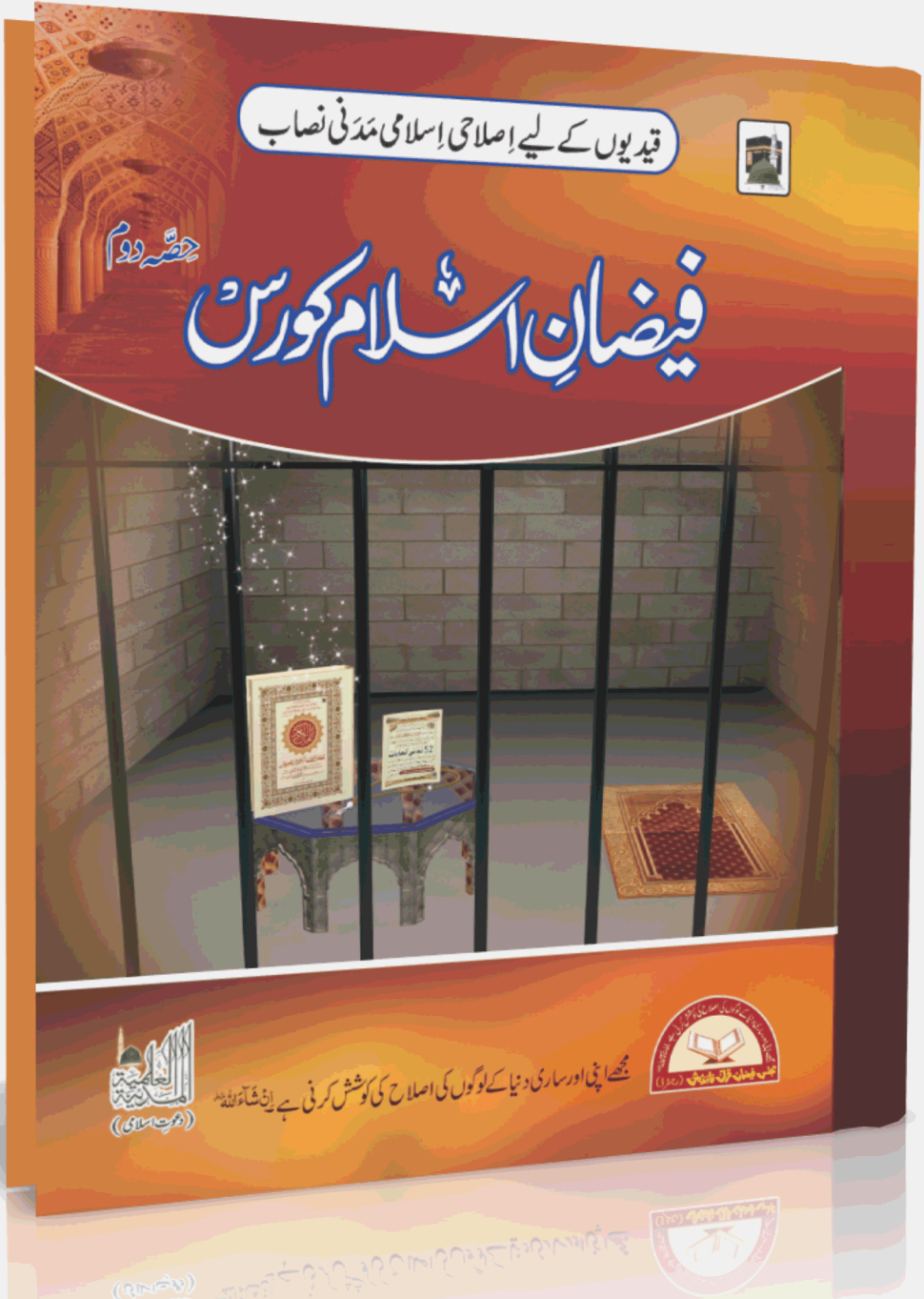
قیدیوں کے لیے اِصلاحی اِسلامی مَدَنی نصاب
حصّہ دوم
فیضانِ اسلام کورس
مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ
(دعوتِ اسلامی)

I Must strive to reform myself & People of entire world (ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ)

مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن) کے اَہداف

1. درسِ قرآن (مَدَنی حلقہ)
2. فرض علوم کی تدریس کے لیے جیلوں میں مدارس وجامعات کا قیام
3. المدینہ لائبریری
4. فری میڈیکل کیمپ ورُوحانی علاج (تعویذاتِ عطاریہ)
5. کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ومختلف کورسز
6. بیرک مدرسہ/ جائے نماز اور مساجد کا قیام
7. ٹھنڈے پانی کی سبیل (واٹر کولر لگوانا)

مجلسِ اصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN. +923 -111-25-26-92

مجلسِ اصلاح برائے قیدیان (فیضانِ قرآن فاؤنڈیشن)
محبوب ٹاؤن نزد فیضانِ مدینہ اوکاڑہ پنجاب
044-2512599